عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۸ ربیع الثانی تا ۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ جولائی ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۹

قیمت ۷ روپے

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

کشمیر کالونی کراچی کے قادیانی امام کا قبولِ اسلام

نظامِ عدل

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے حیرت انگیز واقعات

مسلم کالونی چناب نگر کے پلاٹوں کی نیلامی اور نوکر شاہی کی قادیانیت نوازی

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

بے علمی اور بے عملی کے وبال کا موازنہ:

س:......ایک مسلمان ایسے فعل کو جانتا ہے کہ جس کے کرنے کا حکم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور ایک کام ایسا ہے جس کے کرنے کی ممانعت کی گئی ہے، لیکن مسلمان جانتے بوجھتے ہوئے بھی ان پر عمل نہیں کرتا۔ سوال کا منشا یہ ہے کہ کیا ایک ایسا شخص زیادہ گناہگار ہوگا جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ فلاں کام گناہ ہے، کسی وجہ سے پھر بھی اس کا مرتکب ہو یا وہ شخص بہتر ہے جو گناہ والے کام کو انجام دینے میں بڑے شوق و ذوق کے ساتھ انجام دیتا ہو۔

ج:...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں کن باتوں کے کرنے کا اور کن باتوں سے باز رہنے کا حکم دیا، ان کا جاننا مستقل فرض ہے اور ان پر عمل کرنا مستقل فرض ہے۔ جس نے جانا ہی نہیں اور نہ جاننے کی کوشش ہی کی وہ دوہرا مجرم ہے اور جس نے شریعت کا حکم معلوم کرنے کی کوشش کی، اس نے ایک فرض ادا کرلیا۔ ایک اس کے ذمہ رہا۔ الغرض بے علمی مستقل جرم ہے اور بے عملی مستقل۔ اس لئے اس شخص کی حالت بدتر ہے جو شرعی حکم جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ دوم یہ کہ جو شخص اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو جانتا ہوگا وہ اگر حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو کم از کم اپنے آپ کو مجرم اور گناہگار تو سمجھے گا۔ گناہ کو گناہ اور حرام کو حرام جانے گا اور جو شخص جانتا ہی نہیں کہ میں حکمِ الٰہی کو توڑ رہا ہوں اور اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے مجرم گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھے گا۔ نہ وہ اپنے آپ کو گناہگار اور قصوروار تصور کرے گا۔ ظاہر ہے کہ جو مجرم اپنے جرم کو جرم ہی نہ سمجھے اور اپنے جرم کا معترف ہو۔ سوم یہ کہ جو شخص گناہ کو گناہ سمجھے کم از کم اس کو توبہ و استغفار کی توفیق تو ہوگی اور ہوسکتا ہے کہ کسی وقت اس کو اپنی حالت پر ندامت ہو اور وہ گناہ سے تائب ہوجائے، لیکن جس جاہل کو یہی معلوم نہیں کہ وہ گناہ کر رہا ہے وہ کبھی توبہ استغفار نہیں کرے گا اور نہ اس کے بارے میں یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ اس گناہ سے باز آجائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ حالت پہلی حالت سے زیادہ خطرناک ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

کیا زمین پر جبرئیل کی آمد بند ہوگئی ہے؟

س:...... بیان القرآن میں سورۂ قدر کے ترجمہ میں ناچیز نے پڑھا ہے کہ لیلة القدر میں سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بمع لشکر زمین پر اترتے ہیں اور ساتھ حاشیہ میں بیہقی کی حضرت انسؓ کی روایت بھی درج ہے کہ روح الامین آتے ہیں جبکہ موت کا منظر میں حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: "سرکار نے جب فانی دنیا سے پردہ فرمایا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام اجازت لے کر حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام بھی آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گفتگو کے علاوہ کہ اب میرا زمین پر یہ آنا آخری بار آنا ہے اور قیامت تک زمین پر نہیں آؤں گا۔" عرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں یہ تضاد کیسا؟

ج:...... ان دونوں باتوں میں تضاد نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کا وحی لے کر آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے بند ہوگیا۔ دوسری مہمات کے لئے ان کا آنا بند نہیں ہوا۔

کیا دنیا وما فیہا ملعون ہے:

س:...... کراچی سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ میں ایک مضمون بعنوان "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات" میں حدیث تحریر کی گئی جس کے الفاظ درج ذیل تھے:

"دنیا ملعون ہے اور دنیا میں موجود تمام چیزیں بھی ملعون ہیں۔"

حدیث کے ساتھ یہ نہیں بتایا گیا کہ کونسی حدیث سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ میری ناقص رائے کے مطابق دنیا میں بہت سی واجب الاحترام چیزیں ہیں۔ مثلاً قرآن پاک، خانہ کعبہ، بیت المقدس، مدینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قابل احترام ہستیاں بھی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مبارک الفاظ ارشاد فرمائے ان کا مفہوم کیا ہے، کیا الفاظ حقیقتاً اسی طرح ہیں؟

ج:...... یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ حدیث پوری نقل نہیں کی گئی، اس لئے آپ کو اشکال ہوا۔ پوری حدیث یہ ہے:

"دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو چیزیں ذکر الٰہی سے تعلق رکھتی ہیں یا عالم یا طالب علم کے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ یہ تمام چیزیں جو ذکر الٰہی کا ذریعہ ہیں وہ دنیائے مذموم کے تحت داخل نہیں۔

مایوسی کفر ہے:

س:...... مذہب اسلام میں مایوسی کفر ہے۔ ہم نے ایسا سنا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ خداوند نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ بیماریاں لاعلاج ہیں۔ ایک ایسا مریض جس کو ڈاکٹر لوگ لاعلاج قرار دیں تو ظاہر ہے وہ پھر مایوس ہوجائے گا۔ جب وہ مایوس ہوجائے گا تو اسلام میں وہ کافر ہوجائے گا؟

ج:...... خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے، صحت سے مایوسی کفر نہیں اور اللہ تعالیٰ نے واقعی ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے مگر موت کا کوئی علاج نہیں، اب ظاہر ہے کہ مرض الموت تو لاعلاج ہی ہوگا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

۱۸ تا ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ مارچ ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ — شمارہ: ۹

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: مولانا خواجہ خان محمد
سرپرست: مولانا سید نفیس الحسینی

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف گورگھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حضرت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین: محمد راشد خرم، کمپیوزنگ: محمد فیصل عرفان

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

زر تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، سالانہ ۴۰۰ روپے
ششماہی ۲۰۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر ۵۸۵۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

فہرست

مسلم کانفرنس پنجاب گورنر کے یاروں کی بیانی اور گورنر شاہی کی تاریخ ... (اداریہ) 4
آیت خاتم النبیین کی تفسیر ... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
کشمیر کا اولین مرحلہ کے قادیانی امام کا قبول اسلام (نمائندہ خصوصی) 11
ترجیح و تشریح ازالہ قادیانی جلی حوالہ (حصہ دوم) ... (مولانا محمد اشرف گورگھر) 15
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے حیرت انگیز واقعات (ادارہ) 17
سوال و جواب (محمد عبداللہ) 22
اخبار ختم نبوت 25
تبصرہ کتب 27

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلم کالونی چناب نگر کے پلاٹوں کی نیلامی اور نوکر شاہی کی قادیانیت نوازی

ڈائریکٹر ہاؤسنگ فیصل آباد، ڈی سی جھنگ، آر ایم چناب نگر کی خدمت میں ضروری عرضداشت

(۱) امت مسلمہ کی سو سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دینے کے لئے مسلم کالونی کی اسکیم عمل میں لائی گئی۔

(۲) اس شہر میں مسلمانوں کو ۱۹۷۴ء تک داخلہ کی اجازت نہ تھی، صرف چوکی قائم تھی، وہ بھی قادیانیوں کے رحم و کرم پر تھی، ریلوے، ڈاک، فون، بلدیہ، بینک غرض تمام محکموں میں قادیانی سرکاری ملازم تھے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد وہاں آر ایم کی عدالت قائم ہوئی، تحصیل آفس قائم ہوا اور چوکی کے ساتھ تھانہ قائم ہوا، مسلمانوں کے مساجد و مدارس قائم ہوئے، یوں پچاس سال بعد قادیانی گرفت سے یہ شہر نسبتاً آزاد ہوا۔

(۳) مسلم کالونی کے متعلق حکومت نے طے کیا کہ اس کے پلاٹ قرعہ اندازی میں صرف مسلمانوں کو دیئے جائیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلمانوں کو متوجہ کیا۔ انہوں نے درخواستیں دیں، قرعہ اندازی میں مسلمانوں کو پلاٹ الاٹ ہوئے۔

(۴) شہباز حکومت نے پنجاب بھر کی لو انکم ہاؤسنگ اسکیم کے تحت کالونیوں کے باقی ماندہ پلاٹوں کو نیلام عام کے ذریعہ فروخت کرنے کی پالیسی جاری کی۔ (۱۹۷۶ء سے لے کر ۱۹۹۹ء تک مسلم کالونی میں کوئی نیلامی نہ ہوئی)

(۵) اکتوبر ۲۰۰۰ء میں پہلی بار پچیس پلاٹوں کی نیلامی ہوئی، لوگوں نے حصہ لیا، مناسب ریٹ لگے، جس شخص کے مکان کے قریب جو پلاٹ تھا اسے حاصل کرنے کے لئے اس نے زیادہ سے زیادہ بولی دی، کھلے عام نیلام ہوا، حکومت کی طرف سے سرکاری ابتدائی ریٹ تین ہزار فی مرلہ تھا لیکن بولی دس ہزار فی مرلہ سے اوپر گئی۔ اس کے باوجود الاٹمنٹ کمیٹی نے سوائے چند پلاٹوں کے باقی تمام پلاٹوں کی نیلامی کینسل کر دی۔

قادیانیوں کی شرارت:

(۶) اسی اثنا میں قادیانیوں نے ایک پرانا کیس جو ہائیکورٹ میں پڑا ہوا تھا اس کی تاریخ نکلوائی، اور ہائیکورٹ میں موقف اختیار کیا کہ جو پلاٹ الاٹ ہو گئے ہیں ان کو چھوڑ کر باقی پلاٹ قادیانی انجمن کو دے دیئے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہائیکورٹ میں فریق بن کر اپنا موقف پیش کیا کہ کالونی کروڑوں کی جائیداد تھا، اس میں رکھ کر قادیانیوں کو نہ دی جائے۔ قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی، منتخب حکومت نے عامۃ المسلمین کے دوسرے مطالبہ کی تکمیل میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور وہاں مسلمانوں کو آباد کرنے کے لئے یہ اسکیم منظور کی۔ چنانچہ ہائیکورٹ نے غیر معینہ مدت کے لئے کیس کی سماعت ملتوی کر دی، قادیانی سازش دھری کی دھری رہ گئی۔

حکومتی اہلکار اور قادیانی:

(۷) قادیانیوں کی خواہش ہے کہ کالونی آباد نہ ہو، محکمہ ہاؤسنگ جھنگ کے چند اہلکار (کلرک) جو رشوت خور، قادیانی مفادات کے علمبردار تھے انہوں نے پالیسی بنائے رکھی کہ پلاٹ نیلام نہ ہوں۔ ۲۰۰۰ء کی آخری ششماہی میں تین بار نیلامی ہوئی، دس ہزار سے (اصل قیمت سے تین چند) اوپر تک نیلامی گئی۔ سوائے چند پلاٹوں کے باقی بولیاں کینسل کر دی گئیں۔...... کیوں...... ماجرا کیا ہے؟

ظلم کی انتہاء:

(۸) ۲۰۰۱ء کی پہلی ششماہی میں تین نیلامیاں ہونی تھیں، ابتدائی دو نیلامیوں میں چند پلاٹ الاٹ ہوئے۔ ۱۴/مئی کی نیلامی میں سیکریٹری ہاؤسنگ جھنگ (غالباً امتیاز صاحب نام ہے) خود نہ آئے۔ نیلامی میں حصہ لینے کے لئے لوگ جمع ہوئے، ڈپازٹ کا زر بیعانہ ہاتھوں میں تھامے ہوئے گھنٹوں انتظار میں بیٹھے رہے، محکمہ ہاؤسنگ کے تین کلرک محکمہ کی نمائندگی کے لئے آئے اور آکر حاضرین کو بتایا کہ آر ایم چناب نگر مصروف ہیں۔ نیلامی کینسل کی جاتی ہے، حاضرین شکستہ دل ہوئے، آر ایم چناب نگر کے پاس گئے تو آر ایم صاحب نے بتایا کہ کلرکوں نے مجھے آکر کہا کہ نیلامی کے لئے کوئی آدمی نہیں آیا، چنانچہ نیلامی کینسل کرانے کے لئے مجھ سے دستخط لے لئے۔ مسلمان خون کا گھونٹ پی کر رہ گئے کہ تین نوکر شاہی کے کلرکوں نے نیلامی میں حصہ لینے والوں کو جھوٹا کہا۔ آر ایم کو جھوٹا کہا اور نیلامی کینسل کرا کر یہ جا وہ جا۔ اس پر ڈی سی جھنگ، آر ایم کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ تین کلرکوں نے کس طرح غلط بیانی سے یہ ڈرامہ رچایا ہے۔ اس غلط بیانی، حرام خوری، دھوکہ دہی، چالاکی، قادیانیت نوازی پر کلرکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی، کیا ڈی سی صاحب، آر ایم صاحب (جن سے خود کلرکوں نے غلط بیانی کی، ان کو غلط استعمال کیا، دھوکہ دیا) اس پر توجہ کریں گے کہ آخر اس کا کوئی جواز تھا؟ کیا یہ صرف قادیانی مفادات کے لئے ساری چال نہیں چلی گئی؟ کہ کسی طرح پلاٹ نیلام نہ ہوں اور خالی پلاٹ قادیانیوں کو مل جائیں جیسا کہ قادیانی چاہتے ہیں۔

ظلم پر ظلم:

(۹) ڈائریکٹر ہاؤسنگ فیصل آباد ڈویژن نے تلافی کے لئے ۱۸/ جون کو دوبارہ نیلامی کا اعلان کیا، سارا دن انتظار کے بعد دن ڈھلے پھر وہی تین کلرک آئے۔ آر ایم صاحب سے ملے اوران کو تاثر دیا کہ نیلامی بیس ہزار سے کم پر ہوئی تو آپ کے خلاف انکوائری ہو جائے گی۔ انہوں نے نیلامی میں بیٹھتے ہی نادر شاہی حکم سنایا کہ بیس ہزار سے کم بولی نہ دی جائے، کم بولی والوں کو پلاٹ نہ ملیں گے۔ شرکاء حیران کہ تین ہزار سرکاری ابتدائی قیمت، بارہ، چودہ، پندرہ ہزار تک بولیاں پہلے منظور ہوئیں ہیں۔ پلاٹ الاٹ ہوئے، کالونی جس کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ سے تباہ حال، گٹر بند، قریب میں کوئی کاروبار کے لئے کارخانہ فیکٹری نہیں، اس کے یک دم اتنے ریٹ کیوں بڑھائے جارہے ہیں؟ لیکن ان کلرکوں نے ایسا سبق پڑھادیا تھا کہ آر ایم صاحب بیس ہزار سے نیچے نہ اترے۔

شرکاء کی قوت خرید نے ساتھ نہ دیا، اور صرف ایک پلاٹ کے علاوہ کوئی پلاٹ فروخت نہ ہوا۔ اصل میں قادیانی سازش اور دیگر عوامل کے علاوہ ان کلرکوں نے ایک کینسل شدہ پلاٹ کی بحالی پر بیس ہزار روپیہ ایک الائی ڈاکٹر اکرم صاحب سے رشوت کا مانگا تھا۔ انہوں نے محکمہ کے افسران کو شکایت کی، کلرکوں کی باز پرس ہوئی، تو انہوں نے وہ نیلامیاں غلط بیانی دھوکہ دہی، سازش، مکروفریب سے ناکام بنا کر جناب ڈی سی جھنگ، آر ایم جناب ٹکر کو عملاً باور کر دیا کہ ہمارے یہ اختیارات ہیں؟ آپ ہمارے سامنے بے بس ہیں (سنا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے ذمہ دار افسروں نے اس صورتحال پر دو کلرکوں کا تبادلہ کر دیا ہے)

(۱۰) اس وقت تک تقریباً سات نیلامیاں ہوئیں، تین ہزار سرکاری ریٹ سے اوپر سب سے زیادہ بولی منظور کر لی جاتیں تو آج تک ۲۸۰ پلاٹ فروخت ہو کر کروڑوں روپے محکمہ ہاؤسنگ کے خزانہ میں جمع ہو جاتے، اسکیم مکمل ہو جاتی لیکن قادیانی یہ نہیں چاہتے کہ مسلم کالونی آباد ہو، ان کے گماشتے مختلف حیلوں، بہانوں سے کلرکوں کے ذریعہ یہ ناٹک رچا رہے ہیں اور ہمارے افسران نہیں سوچ رہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس رویہ کے باعث اس وقت تک بمشکل پچاس ساٹھ پلاٹ فروخت ہوئے ہوں گے۔

(۱۱) مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسجد و مدرسہ کے سامنے کنال کنال کے پلاٹ ہیں، مجلس نے مدرسین وعملہ کے رہائشی مقاصد و تعلیمی منصوبہ وغیرہ کی خاطر ان کی خریداری کے لئے تگ و دو کی، اگر سامنے کے پلاٹ مل جائیں تو بہت بڑا تعلیمی پروجیکٹ قائم کر کے علاقہ کے لوگوں کے لئے مفت دینی و دنیوی تعلیم، کمپیوٹر اور لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ابتدائی سرکاری ریٹ سے تین گنا زیادہ ریٹ لگا کر مجلس نے تیرہ، چودہ، پندرہ ہزار روپے فی مرلہ سات پلاٹ خریدے۔ یہ سب مین روڈ پر واقع ہیں فرنٹ کے پلاٹ تیرہ سے پندرہ ہزار تک الاٹ ہوئے اور ان کی پشت پر ملحقہ پلاٹ ان کی قیمت بیس ہزار ورنہ نیلامی کینسل کیا اس کے لئے کوئی عقلی و منطقی جواز آر ایم صاحب پیش کر سکتے ہیں؟

(۱۲) مجلس نے کوشش کر کے ارشید ٹرسٹ کراچی سے درخواست کی انہوں نے تین کنال کے پلاٹ ہسپتال کے لئے خرید لئے۔ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ بولی کے لئے آمادہ کر کے لایا جاتا ہے، اس عجیب و غریب محل وقوع کی خستہ حالی کالونی کے لئے اتنے زیادہ ریٹ آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ جناب ڈی سی جھنگ و محکمہ ہاؤسنگ کے افسران کو جزائے خیر دے وہ معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہیں کہ اس کفر گڑھ میں مسلمان دینی جذبہ سے اگر تین ہزار روپے سرکاری ریٹ کے پلاٹوں کو دس سے پندرہ ہزار تک خریدتے ہیں تو یہ ان کا ایمانی جذبہ ہے، لیکن نوکر شاہی کے حکم نادر شاہی نے اب امت مسلمہ کی اس کوشش کے سامنے بھی بند باندھ دیا ہے، (نہ نو من تیل ہوگا...... نہ رادھا ناچے گی) بیس ہزار کا ڈراوا دے کر ہوشربا مہنگائی و کمر توڑ غربت میں کسی مسلمان کو پلاٹ نہ خریدنے دیا جائے، تا کہ قادیانیوں کی مراد پوری ہو اور خالی پلاٹ قادیانیوں کو مل جائیں۔ آر ایم جناب ٹکر نے تشریف لائے ہیں، ان کو غلط ڈیل کیا گیا، یا ان کی در پردہ نامعلوم اپنی ترجیحات ہیں؟ اس پر کچھ کہنا مشکل ہے، ان حالات میں جناب ڈائریکٹر صاحب ہاؤسنگ فیصل آباد ڈویژن، جناب ڈی سی صاحب جھنگ، جناب سیکریٹری جھنگ سے درخواست ہے کہ:

(الف) مسلم کالونی کو آباد کرانے کے لئے سرکاری ریٹ نہ بڑھائے جائیں۔

(ب) سرکاری ریٹ سے اوپر زیادہ سے زیادہ بولی والے کو پلاٹ الاٹ کئے جائیں (بیس ہزار کی ظالمانہ ناروا پابندی صرف اور صرف مسلم کالونی کی اس اسکیم کو عملاً ختم کرنے کی سازش ہے) جناب ٹکر دیہاتی شہر ہے لاہور، کراچی یا اسلام آباد نہیں اتنے زیادہ ریٹ خالص ظلم ہے؟

(ج) امت مسلمہ کی سو سالہ تحفظ ختم نبوت کے لئے جن کاوشوں کی تکمیل کے بعد یہ منصوبہ بنا تھا اسے ناکام بنانے سے نوکر شاہی کے ان کلرکوں کو روکا جائے، صرف تبادلہ نہیں ان کو معطل کر کے انکوائری کرائی جائے۔

(د) رفاہی ادارے، دینی تنظیموں کی خیراتی، رفاہی، تعلیمی و دینی مقاصد پر وگراموں کی قدر نہیں کی جاسکتی تو رکاوٹ نہ ڈالی جائے، جو آج تک رکاوٹیں ڈالی گئی ہیں، ان کا مداوا کیا جائے، سرکاری اہل کاروں کو بچانے کی ذہنیت کے فرسودہ خیال کی بجائے، ملکی، اسلامی مفادات کے لئے پوری کالونی کے خالی پلاٹ مناسب قیمت پر الاٹ کر کے اسے آباد کیا جائے۔ دینی حمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا یہ تقاضہ ہے کہ کفر گڑھ میں مسلمانوں کی آبادی کو بڑھانے کی کوشش کو بار آور کیا جائے۔ انگریز سامراج کے پیدا کردہ فتنہ قادیانیت کی سازشوں کو پروان چڑھانے سے روکا جائے۔

(ہ) نیلامی کے موقعہ پر عوام کو محکمہ ہاؤسنگ کے چند کلرکوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کی بجائے محکمہ کے ذمہ دار افسر بذات خود تشریف لا کر ذمہ دارانہ طریقہ پر نیلامی کرائیں، نیلامی کے لئے بروقت کارروائی شروع کی جائے۔ پورے دن کی صبر آزما اذیت سے عوام کو نجات دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام اور پاکستان کے مفادات کے تحفظ کی توفیق عنایت فرمائیں۔ (آمین)

مولانا اللہ وسایا

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

سوال: ...... قال اللہ تعالیٰ: ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ اس آیت کی توضیح وتشریح ایسے طور سے کریں کہ مسئلہ ختم نبوت نکھر کر سامنے آجائے اور اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں سے پانچ کتابوں کے نام تحریر کریں؟

جواب:

آیت خاتم النبیین کی تفسیر:

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما۔“ (سورہ احزاب:۴۰)

ترجمہ: ”محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا۔“

شان نزول:

اس آیت شریفہ کا شان نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن تباہ کن اور مضحکہ خیز رسومات قبیحہ میں مبتلا تھے، ان میں سے ایک رسم یہ بھی تھی کہ متبنٰی یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے تھے، اس کو بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد شریک وراثت ہونے میں اور رشتہ ناطے اور حلت وحرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح وہ لے پالک کی بیوی سے بھی اس کے مرنے اور طلاق دینے کے بعد نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

یہ رسم بہت سے مفاسد پر مشتمل تھی: اختلاط نسب، غیر وارث شرعی کو اپنی طرف سے وارث بنانا، ایک شرعی حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفرو ضلالت کی بے ہودہ رسوم سے عالم کو پاک کردے اس کا فرض تھا کہ وہ اس رسم کے استیصال (جڑ سے اکھاڑنے) کی فکر کرتا، چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے، ایک قولی اور دوسرا عملی۔ ایک طرف تو یہ اعلان فرمادیا:

”وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ“ (سورہ احزاب:۴،۵)

ترجمہ: ”اور نہیں کیا تمہارے لئے پالکوں کو تمہارے بیٹے، یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی سمجھاتا ہے راہ، پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کرکے، یہی پورا انصاف ہے اللہ کے یہاں۔“

اصل مدعا تو یہ تھا کہ شرکت نسب اور شرکت وراثت اور احکام حلت وحرمت وغیرہ میں اس کو بیٹا نہ سمجھا جائے، لیکن اس خیال کو بالکل باطل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ متبنٰی یعنی لے پالک بنانے کی رسم ہی توڑ دی جائے، چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوگیا کہ لے پالک کو اس کے باپ کے نام سے پکارو۔ نزول وحی سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثؓ کو (جو کہ آپؐ کے غلام تھے) آزاد فرما کر متبنٰی (لے پالک بیٹا) بنالیا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو ”زید بن محمدؐ“ کہہ کر پکارتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی اس وقت سے ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو ”زید بن حارثؓ“ کہنا شروع کیا۔ صحابہ کرامؓ اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قدیم کو خیرباد کہہ چکے تھے لیکن چونکہ کسی رائج شدہ رسم کے خلاف کرنے میں اعزہ واقارب اور اپنی قوم وقبیلہ کے ہزاروں طعن وتشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے، جس کا تحمل ہر شخص کو دشوار ہے۔ اس لئے خداوند عالم نے چاہا کہ اس عقیدہ کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً توڑا جائے، چنانچہ جب حضرت زیدؓ نے اپنی بی بی زینبؓ کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ ان سے نکاح کرلیں، تاکہ اس رسم وعقیدہ کا کلیۃً استیصال ہوجائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

”فلما قضی زید منھا وطرا زوجنکھا لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیاءھم“ (الاحزاب:۳۷)

ترجمہ: "پس جبکہ زید زینبؓ سے طلاق دے کر فارغ ہو گئے تو ہم نے ان کا نکاح آپؐ سے کر دیا، تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالک کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی واقع نہ ہو۔"

آپؐ نے بامر خداوندی نکاح کیا، ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا، تمام کفار عرب میں شور مچا کہ لو، اس نبی کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔ ان لوگوں کے طعنوں اور اعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی یعنی:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبيين."

(سورہ احزاب:۴۰)

ترجمہ: "محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔"

اس آیت میں یہ بتلا دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے نسبی باپ نہیں تو حضرت زیدؓ کے نسبی باپ بھی نہ ہوئے۔ لہٰذا آپؐ کا ان کی سابقہ بی بی سے نکاح کر لینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے، اور اس بارے میں آپؐ کو مطعون کرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔ ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپؐ حضرت زیدؓ کے باپ نہیں، لیکن خداوند عالم نے ان کے مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپؐ زیدؓ کے باپ نہیں بلکہ آپؐ تو کسی مرد کے بھی باپ نہیں، پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا کس قدر ظلم اور کج روی ہے۔ آپؐ کے چاروں فرزند بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں "رجالکم" کی قید اسی لئے بڑھا دی گئی ہے۔ بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا اٹھانا اور آپؐ کی براءت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔" (لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر)

خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر:

اب سب سے پہلے دیکھیں کہ قرآن مجید کی رو سے اس کا کیا ترجمہ و تفسیر کیا جانا چاہئے؟ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ "ختم" کے مادہ کا قرآن مجید میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے:

۱:..... "ختم اللہ علی قلوبھم" (سورۂ بقرہ:۷)
(مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر)

۲:..... "ختم علی قلوبکم" (سورۂ انعام:۴۶)
(مہر کر دی تمہارے دلوں پر)

۳:..... "ختم علی سمعه وقلبه" (سورۂ جاثیہ:۲۳)
(مہر کر دی ان کے کان پر اور دل پر)

۴:..... "الیوم نختم علی افواھھم"
(سورۂ یٰسین:۶۵)
(آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر)

۵:..... "فان یشاء اللہ یختم علی قلبک"
(سورۂ شوریٰ:۲۴)
(سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر)

۶:..... "رحیق مختوم" (سورۂ مطففین:۲۵)
(مہر لگی ہوئی)

۷:..... "ختامه مسک" (سورۂ مطففین:۲۶)
(جس کی مہر جمتی ہے مشک پر)

ان ساتوں مقامات کے اول و آخر، سیاق و سباق کو دیکھ لیں "ختم" کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے۔ ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا، اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے، اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی جا سکے، وہاں پر "ختم" کا لفظ استعمال ہوا ہے، مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کر دی، کیا معنی؟ کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: "ختم اللہ علی قلوبھم" اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہو گا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسے طور پر بندش کر دی، بند کر دیا، مہر لگا دی کہ اب کسی نبی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جا سکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ لھو المقصود۔ لیکن قادیانی اس ترجمہ کو نہیں مانتے۔

خاتم النبیین کی نبوی تفسیر:

"عن ثوبان رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

(ابوداؤد ص۲۲۸ ج۲، اللفظ له، ترمذی ص۴۵ ج۲)

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی "لا نبی بعدی" سے

ترجمہ: "پس جبکہ زیدؓ زینبؓ سے طلاق دے کر فارغ ہو گئے تو ہم نے ان کا نکاح آپؐ سے کر دیا، تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالک کی بیبیوں کے بارے میں کوئی تنگی واقع نہ ہو۔"

آپؐ نے بامر خداوندی نکاح کیا، ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا، تمام کفار عرب میں شور مچا کہ لو اس نبی کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔ ان لوگوں کے طعنوں اور اعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی یعنی:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین."

(سورہ احزاب:۴۰)

ترجمہ: "محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔"

اس آیت میں یہ بتلا دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے نسبی باپ نہیں تو حضرت زیدؓ کے نسبی باپ بھی نہ ہوئے۔ لہٰذا آپؐ کا ان کی سابقہ بی بی سے نکاح کر لینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے، اور اس بارے میں آپؐ کو مطعون کرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔ ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپؐ حضرت زیدؓ کے باپ نہیں، لیکن خداوند عالم نے ان کے مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپؐ زیدؓ کے باپ نہیں بلکہ آپؐ تو کسی مرد کے بھی باپ نہیں، پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا کس قدر ظلم اور کجروی ہے۔ آپؐ کے چاروں فرزند بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں "رجالکم" کی قید اسی لئے بڑھا دی گئی ہے۔ بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا اٹھانا اور آپؐ کی برأت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔" (لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر)

خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر:

اب سب سے پہلے دیکھیں کہ قرآن مجید کی رو سے اس کا کیا ترجمہ و تفسیر کیا جانا چاہئے؟ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ "ختم" کے مادہ کا قرآن مجید میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے:

۱:..... "ختم اللہ علی قلوبھم" (سورۂ بقرہ:۷)

(مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر)

۲:..... "ختم علی قلوبکم" (سورۂ انعام:۴۶)

(مہر کر دی تمہارے دلوں پر)

۳:..... "ختم علی سمعہ وقلبہ" (سورۂ جاثیہ:۲۳)

(مہر کر دی ان کے کان پر اور دل پر)

۴:..... "الیوم نختم علی افواھھم" (سورۂ یٰسین:۶۵)

(آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر)

۵:..... "فان یشاء اللہ یختم علی قلبک" (سورۂ شوریٰ:۲۴)

(سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر)

۶:..... "رحیق مختوم" (سورۂ مطففین:۲۵)

(مہر لگی ہوئی)

۷:..... "ختامہ مسک" (سورۂ مطففین:۲۶)

(جس کی مہر جمتی ہے مشک پر)

ان ساتوں مقامات کے اول و آخر، سیاق و سباق کو دیکھ لیں "ختم" کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے۔ ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا، اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے، اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی جا سکے، وہاں پر "ختم" کا لفظ استعمال ہوا ہے، مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کر دی، کیا معنی؟ کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: "ختم اللہ علی قلوبھم" اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہوگا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسے طور پر بندش کر دی، بند کر دیا، مہر لگا دی کہ اب کسی نبی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جا سکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ لھو المقصود۔ لیکن قادیانی اس ترجمہ کو نہیں مانتے۔

خاتم النبیین کی نبوی تفسیر:

"عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

(ابوداؤد ص۲۲۸ ج۲، اللفظ لہ، ترمذی ص۴۵ ج۲)

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی "لا نبی بعدی" سے

ہیں۔ ہمیں نہ ان سب کے جمع کرنے کی ضرورت ہے اور نہ یہ کسی بشر کی طاقت ہے، بلکہ صرف ان چند کتابوں سے جو عرب و عجم میں مسلم الثبوت اور قابل استدلال سمجھی جاتی ہیں "مشتے نمونہ از خروارے" ہدیہ ناظرین کرکے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر کے معنی ائمہ لغت نے آیت مذکورہ میں کون سے معنی تحریر کئے ہیں۔

(۱) مفردات القرآن: یہ کتاب امام راغب اصفہانی کی وہ عجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتی، خاص قرآن کے لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی۔ آیت مذکورہ کے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں:

"وخاتم النبیین لانه ختم النبوة ای تممها بمجیئه......" (مفردات راغب ص: ۱۴۲)

ترجمہ: "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کردیا یعنی آپ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام فرمادیا۔"

(۲) المحکم لابن السیدہ: لغت عرب کی وہ معتمد علیہ کتاب ہے، جس کو علامہ سیوطی نے ان معتبرات میں سے شمار کیا ہے کہ جن پر قرآن کے بارے میں اعتماد کیا جاسکے۔ اس میں لکھا ہے:

"وخاتم کل شیء وخاتمته عاقبته وآخره" از لسان العرب۔

ترجمہ: "اور خاتم اور خاتمہ ہر شے کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔"

(۳) تہذیب الازہری: اس کو بھی سیوطی نے معتبرات لغت میں شمار کیا ہے، اس میں لکھا ہے:

"والخاتم والخاتم من اسماء النبی صلی الله علیه وسلم وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین ای آخرهم" از لسان العرب۔

ترجمہ: "اور خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن عزیز میں ہے کہ: "نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔"

اس میں کس قدر صراحت کے ساتھ بتلادیا گیا کہ خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں، اور قرآن مجید میں خاتم النبیین سے آخر النبیین مراد ہے۔ کیا ائمہ لغت کی اتنی تصریحات کے بعد بھی کوئی مصنف اس معنی کے سوا اور کوئی معنی تجویز کرسکتا ہے؟

(۴) لسان العرب: لغت کی مقبول کتاب ہے۔ عرب و عجم میں مستند مانی جاتی ہے، اس کی عبارت یہ ہے:

"خاتمهم وخاتمهم وآخرهم عن اللحیانی ومحمد صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام۔"

ترجمہ: "خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور انہی معانی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء (یعنی آخر الانبیاء) ہیں۔"

اس میں بھی بوضاحت بتلایا گیا کہ بالکسر کی قرأت پڑھی جائے یا بالفتح کی، صورت میں خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء کے معنی آخر النبیین اور آخر الانبیاء ہوں گے۔ لسان العرب کی اس عبارت سے ایک قاعدہ بھی مستفاد (دال) ہوتا ہے کہ اگرچہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر دونوں کے بحیثیت نفس لغت بہت سے معانی ہوسکتے ہیں، لیکن جب قوم یا جماعت کی طرف سے اس کی اضافت کی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ غالباً اسی قاعدہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے لفظ خاتم تنہا ذکر نہیں کیا، بلکہ قوم اور جماعت کی ضمیر کی طرف اضافت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

لغت عرب کے تتبع (تلاش) کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بالفتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس کے معنی آخر ہی کے ہوتے ہیں۔ آیت مذکورہ میں بھی خاتم کی اضافت جماعت "النبیین" کی طرف ہے۔ اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتے۔ اس قاعدہ کی تائید تاج العروس شرح قاموس سے بھی ہوتی ہے۔ وھو ھذا:

(۵) تاج العروس شرح قاموس للعلامة الزبیدی میں لحیانی سے نقل کیا ہے:

"ومن اسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیئه"

ترجمہ: "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سے خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کردیا ہو۔"

(۶) مجمع البحار: جس میں لغات حدیث کو معتمد طریق سے جمع کیا گیا ہے، اس کی عبارت درج ذیل ہے:

"الخاتم والخاتم من اسمائه صلی الله علیه وسلم "بالفتح" اسم ای آخرهم وبالکسر اسم فاعل۔"

(مجمع البحار ص ۱۰ ج ۲ طبع ۳)

ترجمہ: ''خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہے، بالفتح اسم ہے جس کے معنی آخر کے ہیں اور بالکسر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے کے ہیں۔''

"خاتم النبوۃ بکسر التاء ای فاعل الختم و ھو الاتمام و بفتحھا بمعنی الطابع ای شیئی یدل علیٰ انہ لانبی بعدہ"

(مجمع البحار ص ۱۵ ج ۳ طبع ۳)

ترجمہ: ''خاتم النبوۃ بکسر تا یعنی تمام کرنے والا اور بالفتح تا بمعنی مہر یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(۷) قاموس: "والخاتم آخر القوم کالخاتم ومنہ قولہ تعالیٰ وخاتم النبیین ای آخرھم۔"

ترجمہ: ''اور خاتم بالکسر اور بالفتح، قوم میں سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد خاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔''

اس میں بھی لفظ ''قوم'' بڑھا کر قاعدہ مذکورہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز مسئلہ زیر بحث کا بھی نہایت وضاحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے۔

(۸) کلیات ابی البقا: کلیات ابی البقا لغت عرب کی مشہور اور معتمد کتاب ہے، اس میں مسئلہ زیر بحث کو سب سے زیادہ واضح کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"و تسمیۃ نبینا خاتم الانبیا لان الخاتم آخر القوم قال اللہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین"

(کلیات ابی البقا ص ۳۱۹)

ترجمہ: ''اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم الانبیا اس لئے رکھا گیا کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں، (اور اسی معنی میں) خداوند عالم نے فرمایا کہ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخر سب نبیوں کے۔''

اس میں نہایت صاف کر دیا گیا ہے کہ آپؐ کے خاتم الانبیا اور خاتم النبیین نام رکھنے کی وجہ ہی یہ ہے کہ ''خاتم'' خاتم القوم کو کہا جاتا ہے، اور آپ آخر النبیین ہیں۔ نیز ابوالبقا نے اس کے بعد کہا ہے کہ: ''ونفی الاعم یستلزم نفی الاخص۔'' ''اور عام کی نفی، خاص کی نفی کو بھی مستلزم ہے۔''

جس کی غرض یہ ہے کہ نبی عام ہے تشریعی ہو یا غیر تشریعی، اور رسول خاص تشریعی کے لئے بولا جاتا ہے اور آیت میں جبکہ عام یعنی نبی کی نفی کر دی گئی تو خاص یعنی رسول کی بھی نفی ہونا لازمی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس آیت سے تشریعی اور غیر تشریعی ہر قسم کے نبی کا اختتام اور آپؐ کے بعد پیدا ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ آیت میں تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیم گھڑتے ہیں علامہ ابوالبقا نے پہلے ہی سے ان کے لئے رد تیار رکھا ہے۔

(۹) صحاح العربیہ للجوہری: صحاح العربیہ للجوہری کی شہرت محتاج بیان نہیں، اس کی عبارت یہ ہے:

"والخاتم والخاتم بکسر التاء وفتحھا والختیام والخاتام کلہ بمعنی والجمع الخواتیم وخاتمۃ الشیئی آخرہ ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا علیھم السلام۔"

ترجمہ: ''اور خاتم اور خاتم تا کے زیر اور زبر دونوں سے اور ایسے ہی ختیام اور خاتام سب کے معنی ایک ہیں اور جمع خواتیم آتی ہے، اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا علیہم السلام کہا جاتا ہے۔''

اس میں تصریح کر دی گئی ہے کہ خاتم اور ختم بالکسر و بالفتح دونوں کے ایک معنی ہیں یعنی آخر قوم۔

(۱۰) منتہی الارب: منتہی الارب میں لفظ خاتم کے متعلق لکھا ہے:

"خاتم کصاحب مہر و انگشتری، و آخر ہر چیز، و پایان آں و آخر قوم و خاتم بالفتح مثلہ و محمد خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین۔"

(۱۱) صراح: صراح میں ہے: "خاتمۃ الشئی آخرہ و محمد خاتم الانبیا بالفتح صلوات اللہ علیہم اجمعین۔"

ترجمہ: ''خاتمہ شے کے معنی آخر شے کے ہیں اور اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں۔''

لغت عرب کے غیر محدود دفتر میں سے یہ چند اقوال ائمہ لغت بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین کو یقین ہو گیا ہوگا کہ از روئے لغت عرب، آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے، اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں آخر اور ختم کرنے والے کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے۔

خلاصہ: اس آیت مبارکہ میں آپؐ کے لئے خاتم النبیین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، قرآن و سنت، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ کی تفسیرات کی رو سے اس کا معنی آخری نبی کا ہے، اور اصحاب لغت کی تصنیفات نے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم کا لفظ جب جمع کی طرف مضاعف ہے تو اس کا معنی سوائے آخری کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی خاتم کو جمع کی طرف مضاعف کیا ہے، وہاں بھی اس کے معنی آخری کے ہی ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

باقی صفحہ 14 پر

کشمیر کالونی کراچی کے قادیانی امام کا قبول اسلام

مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۱ء بروز اتوار کراچی کے علاقہ کشمیر کالونی کے قادیانی مربیوں نے تحریری طور پر علماء کرام کو مناظرے کا چیلنج دیا جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور علاقہ کے علماء کرام بروقت جائے مقررہ قادیانی عبادت گاہ پر مناظرہ کے لئے پہنچے تو قادیانی مربی اور ان کے تمام ذمہ دار افراد نے راہ فرار اختیار کرنے میں عافیت سمجھی تقریباً ۵ گھنٹے انتظار کے باوجود کوئی قادیانی مناظرہ کے لئے سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکا، اہل علاقہ نے قادیانی عبادت گاہ کے سامنے باہر لاؤڈ اسپیکر اور دریوں کا انتظام کر کے ہنگامی طور پر جلسہ عام کا بندوبست کرلیا۔ ختم نبوت کے مبلغین اور علماء کرام نے اس موقع پر قادیانی کتب سے ان کے کفریہ عقائد پر بھی حوالہ جات پیش کر کے قادیانیت کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کیا اور سادہ لوح قادیانیوں کو دعوت اسلام دی، جس کی تفصیلی رپورٹ ہفت روزہ ختم نبوت کی جلد ۱۹ کے شمارہ ۵۱ میں شائع ہو چکی ہے۔

اس موقع پر قادیانی عبادت گاہ میں موجود ان کے سابقہ پیش امام اور مدرس حافظ عنایت حسین (جن کو قادیانیوں نے چند سال قبل اپنے مکروفریب سے قادیانی بنالیا تھا) علماء کرام کی پوری گفتگو سنتے رہے اور علماء کی جانب سے پیش کردہ قادیانی کتب کے حوالہ جات کو اپنے طور پر قادیانی کتب میں چیک کرتے رہے، اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنادیا۔ چنانچہ واقعہ کے چند ہی روز بعد وہ دفتر ختم نبوت میں تشریف لاکر قادیانیت کے کفریہ عقائد سے توبہ کر کے پوری فیملی کے ساتھ مسلمان ہوگئے۔ قادیانیوں کی نوکری اور ان کی پیش کردہ مراعات کو ٹھکرا کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوگئے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی کی جدوجہد ان کی کوششوں اور ان کی سرپرستی کی وجہ سے اس وقت وہ ایک دینی مدرسہ میں قرآن مجید پڑھانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں استقامت نصیب فرمائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندہ نے ان سے ملاقات کر کے ان کا انٹرویو لیا ہے جو قارئین ختم نبوت کی خدمت میں سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانی کس طریقہ واردات سے سادہ لوح مسلمانوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں گمراہ کرنے کی مہم چلارہے ہیں۔ مذکورہ واقعہ کے بعد سے چند ایک سرکردہ قادیانی مرد و خواتین بھی مسلمان ہو چکی ہیں، اور بہت سارے قادیانی مسلمان ہونے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ ذیل میں نومسلم حافظ عنایت حسین سے ہونے والی گفتگو ملاحظہ فرمائیں:

س: آپ کا نام کیا ہے؟

ج: میرا نام عنایت حسین ولد شیر محمد ہے۔ میری رہائش بہاولپور سے کچھ آگے قائم پور کے قریب شاہ پور شریف کی بستی میں ہے۔

س: آپ کی دینی تعلیم کیا ہے؟

ج: میں حافظ قرآن ہوں اور یہ تعلیم اپنی بستی میں ہی حاصل کی تھی۔

س: کیا آپ خاندانی قادیانی تھے؟

ج: جی نہیں میں خاندانی قادیانی نہیں تھا۔

س: تو پھر آپ نے قادیانیت کیونکر قبول کی؟

ج: حصول معاش کے سلسلہ میں اپنے ایک عزیز کے ہاں کراچی آیا، میرے عزیز کورنگی میں رہائش پذیر ہیں، جس دن میں کراچی آیا اتفاق سے ہمارے عزیز گھر پر موجود نہیں تھے، ان کے پڑوس میں ایک مجید نامی قادیانی رہتا تھا، میں نے اپنے عزیز کے متعلق ان سے معلومات طلب کی جواباً مجید قادیانی نے کہا کہ شاید وہ آج نہ آئیں آپ فکر نہ کریں اور قیام ہمارے پاس کریں۔

اس دوران اس نے کراچی آنے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا حصول روزگار کے لئے آیا ہوں، اس کی تفصیل میں تدریس یا کوئی اور کام مل جانے کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ اس نے مجھے اگلے روز مدرسہ نعمانیہ جو کہ کورنگی میں واقع ہے بطور مدرس کے کام پر لگوادیا، یہاں کچھ عرصہ تعلیم و تعلم جاری رہا، اس کے بعد میں کورنگی نمبر ۱ طیبہ مسجد میں بطور نائب امام تقرر ہوگیا، اس طرح میرے شب و روز آسانی سے بسر ہونے لگے، اس قادیانی مجید سے حسب سابق میرا رابطہ رہا۔ مسجد انتظامیہ مجید نامی قادیانی کو

چاٹی مجی جب یہ بات ان کے علم میں آئی کہ میرا تعلق اس قادیانی سے ہے تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کا تعلق قادیانیوں سے بھی ہے اور ہمیں بھی نمازیں پڑھاتے ہیں برائے کرم آپ ان حالات میں ہمارے ہاں کام نہیں کر سکتے یا تو آپ کو پکا مسلمان بن کر ہمارے ہاں کام کرنا ہوگا ورنہ ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں۔ جب میں نے مجید قادیانی سے اس بات کا تذکرہ کیا تو اس نے جواباً کہا ہمارے اور آپ کے اندر کوئی فرق نہیں ہے ہم اور آپ ایک ہی چیز ہیں۔ بہرحال میں نے قادیانی کے کہنے پر مسجد انتظامیہ سے معذرت کر لی، چنانچہ میں قادیانیوں کے ہمراہ خطبہ جمعہ سننے چلا گیا جو بذریعہ ڈش مرزا طاہر کا خطبہ تھا۔

اس دوران قادیانیوں نے وفات عیسیٰ کا تذکرہ کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے بعد انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ میں نے ان کی تمام باتیں سننے کے بعد دل میں ایک خلجان سا محسوس کیا۔

جب مسجد سے میں فارغ کر دیا گیا تو مجید قادیانی نے کہا فکر نہ کریں ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے، چنانچہ اس نے فوراً میرے لئے مکان کا انتظام کیا اور خرچہ دینے کا بھی وعدہ کیا، چنانچہ کچھ عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا بعد ازاں اس نے خرچہ دینا بند کر دیا اور کہا کہ نہ تو آپ چندہ دیتے ہیں اور نہ ہی آپ نے ابھی تک بیعت فارم پر کیا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ میں تو مرزے کو نبی نہیں مانتا کیونکہ حضور آخری نبی ہیں، اس نے کہا کہ نبی نہیں مانتے تو نہ مانو، مگر تم ولی کو تو مانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں ہم ولیوں کو تو مانتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے بطور خرچہ ۵۰۰ روپے دینا شروع کیا تو میں [illegible] کر لیا۔ مجید قادیانی نے پہلے امداد دے کر مجھے اس کا عادی کیا، جب کوئی اور سہارا نہ رہا تو امداد بند کر کے قادیانی بنانے کے بعد کچھ امداد شروع کر دی۔ اس کے بعد قادیانیوں نے کورنگی کے اندر ہی ایک سگریٹ فیکٹری میں کام پر لگوا دیا، جہاں مجھے روزانہ ۴۰ روپے ملتے تھے، اسی دوران تین ماہ کے بعد رمضان المبارک شروع ہوا میں نے قادیانی عبادت گاہ میں تراویح پڑھائی اور ساتھ ساتھ ان کے بچوں کو قرآن کی تعلیم بھی دیتا رہا۔ رمضان شریف کے بعد قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کشمیر کالونی میں مجھے امام مقرر کر دیا، یہاں قیام کے دوران میں نے کچھ علماء سے ملاقات کی جس کی خبر قادیانیوں کو ہو گئی، قادیانیوں نے کہا کہ آپ آئندہ ان سے مت ملیں، ہمیں ان سے خطرہ ہے، خطرہ یہ تھا کہ کہیں یہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو جائے، جس کو یہ خطرہ کا عنوان دے کر مجھے ڈرانا چاہتے تھے اور ان سے ملنے کو منع کر رہے تھے، چنانچہ میں نے ان سے کہا یہ میرے عزیز ہیں میں ان سے ہر صورت ملوں گا۔ اندر سے میرا خلجان دور نہ ہوا تھا۔ اسی دوران ایک ملاقات میں میرے عزیزوں نے مجھ کو برا بھلا کہا اور کہا کہ آپ کا کیا مسئلہ تھا کہ آپ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر مرزا قادیانی سے جا ملے؟ جس کا میرے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا۔ وقتاً فوقتاً میری ملاقات اپنے قریبی مسلمان عزیزوں سے ہوتی رہتی تھی ایک دن میرے عزیزوں نے مجھے رد قادیانیت پر مبنی لٹریچر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت دیا اور کہا کہ ان رسالوں کا بطور مطالعہ کرو، میں نے حق کی تلاش کو مد نظر رکھتے ہوئے ان رسالوں کا دلجمعی سے مطالعہ شروع کیا لیکن چونکہ مرزائیت میں رہتے ہوئے چند ایک اشکال دماغ میں پھر بھی باقی رہے میں نے اپنے عزیزوں سے کہا کہ میرے چند ایک اشکالات ہیں، آپ مجھے ان کا تشفی بخش جواب مہیا کر دیں میں ان اشکالات کے جوابات سے مطمئن ہونا چاہتا ہوں، اسی دوران ایک موقع یہ آیا کہ بشارت نامی قادیانی نے کشمیر کالونی کے مسلمان نوجوان سے کہا کہ تمہارے پاس ہمارے اشکالات کے جواب نہیں ہیں اور نہ ہی تمہارے علماء ہمارے مقابلہ میں آنے کو تیار ہوتے ہیں۔ اس پر ان مسلمان نوجوانوں نے اس سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی وقت طے کریں ہم آپ کے ساتھ مناظرہ کریں گے اور اپنے علماء کو لانا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے، اس بشارت نامی قادیانی نے مسلمانوں کی یہ بات سن کر ان کو ٹالنے کی کوشش کی مگر مسلمان نوجوان اس بات پر پکے ہو گئے کہ نہیں اب ہم آپ سے مناظرہ کر کے ہی رہیں گے تاکہ یہ واضح ہو کر رہے گا کہ آپ حق پر ہیں یا کہ ہم تمام مسلمان؟

اس کے بعد ان مسلمان نوجوانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع پرانی نمائش کے دفتر سے رجوع کیا، یہ تمام مسلمان نوجوان دفتر آئے اور آ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب سے ملاقات کی اور ان کے گوش گزار سارا واقعہ کیا اور ان سے کہا کہ قادیانیوں سے مناظرہ کرنا ہے اور آپ نے ہمارے ساتھ جانا ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی چونکہ اس میدان کے شاہسوار تھے انہوں نے ان نوجوانوں سے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ضرور جائیں گے اور جو آپ ناموس رسالت کی خاطر ہمارے ذمہ کام لگائیں گے ہم اس

کو بخوبی سرانجام دیں گے لیکن ایک بات ہم آپ سے مناظرے سے قبل کہہ دیتے ہیں کہ قادیانی زہر کا پیالہ تو پی سکتا ہے مگر مناظرہ کے لئے ہمارے مقابلہ میں نہیں آسکتا۔

الغرض مناظرہ کا وقت دن اور جگہ کا تعین ہوگیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جاں نثاروں کا قافلہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنی آب وتاب کے ساتھ مناظرہ کے لئے روانہ ہوگیا، جن کی قیادت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا عبدالقیوم نعمانی کررہے تھے، جائے مناظرہ پر جب قافلہ پہنچا تو وہاں پر موجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بے لوث خادموں اور ناموس شمع رسالت کے پروانوں نے قافلہ کا بھرپور استقبال کیا اور اللہ کریم کی بارگاہ میں اکابرین کے لئے دعا کی۔ ان خدام نے مکمل انتظام کیا ہوا تھا ایک طرف کفر وشرک کی ناپاک عمارت مرزائیوں کی عبادت گاہ اور درمیان میں سڑک اور اس پر جاں نثاران ختم نبوت دنیا اور آخرت کی شادمانیاں حاصل کرنے اور اپنے گناہ کا کفارہ تحفظ ناموس رسالت کرکے ادا کرنے کے لئے چاک و چوبند اور تیار بیٹھے ہیں۔ چنانچہ معلومات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں پر تو اس وقت کوئی قادیانی بھی موجود نہیں ہے وہ تو سب کے سب راہ فرار اختیار کرچکے ہیں اور اس وقت صرف اور صرف میں یعنی (عنایت حسین) اکیلا قادیانی عبادت گاہ میں تھا۔ تمام مسلمانوں نے مرزائیوں کا شدت سے انتظار کیا مگر مولانا نذیر احمد تونسوی کے کہنے کے مطابق مرزائی مناظرہ کے میدان میں نہ آئے۔ اسی دوران کسی نے پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو فوراً پولیس کی گاڑی آگئی اور انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ آپ چلے جائیں امن وامان کا خطرہ ہے

اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مؤقف کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا عبدالقیوم نعمانی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ ہم خود نہیں آئے بلکہ ہمیں مرزائیوں نے خود بلایا ہے اور ہمارے پاس ان کے بلانے کی تحریر موجود ہے باقی رہی امن وامان کی بات تو وہ ہم آپ سے زیادہ چاہتے ہیں اتنی دیر ہوچکی ہے ہمارے کسی ساتھی نے عبادت گاہ کی طرف منہ کرکے تھوکا بھی نہیں ہے اور اگر ہمارا مقصد شرارت یا نقص امن ہوتا تو یہ ناپاک عمارت تو ہمارے ایک معمولی اشارہ کی متحمل بھی نہیں ہے اس کے بعد اور پولیس بھی آگئی وہ تمام افسران وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور تقاریر سنتے رہے اور ان پولیس افسران کو وہ تمام حوالہ جات دکھائے گئے جن سے مرزائیت کا کفر آشکارا ہوکر سامنے آتا ہے، ان حضرات کے چلے جانے کے بعد مرزائیوں کے چند چھوٹے لڑکوں نے آکر مرزائی عبادت گاہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے اندر سے جواب میں پوچھا کون تو انہوں نے اپنا تعارف کرایا میں نے کہا کسی بڑے کو لے کر آؤ میں دروازہ نہیں کھولتا تو وہ گئے اور وہ علاقہ کے قادیانی صدر بشارت کو لے کر آئے اور یہ جس وقت آیا تو تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس دوران میری بیوی اور میں نے کہا کہ ہم کو مسلمان ہوجانا چاہئے اور دائرہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوجانا چاہئے۔ چنانچہ جس وقت بشارت احمد مغل قادیانی میرے پاس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ جھوٹے ہیں مجھے آپ کے جھوٹے ہونے کا یقین ہوگیا ہے، دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو خود نام دیا اور تحریر لکھ کر دے کر بلایا اور پھر آپ نے وعدہ خلافی کی اور جھوٹے آدمی کی نشانی یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو وہ خلاف ورزی کرتا ہے، اس کی فطرت ہوتی ہے اور منافقت اس کے رگ وریشہ کے اندر سرایت کرجاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ مجھے یہاں پر بے سہارا اور اکیلا چھوڑ کر چلے گئے، آپ کو اپنی فکر تھی مگر میری فکر نہ تھی، معلوم ہوا آپ کے دل میں منافقت تھی اور منافق آدمی کبھی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ یہ کہ علماء جو حوالہ جات دے رہے تھے وہ میں نے تمہاری کتب میں مطالعہ کرلئے ہیں میں نے جان لیا کہ حق مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

س: اس سارے واقعہ کے بعد آپ نے کیا کیا؟

ج: اس سارے واقعہ کے بعد میرے دل ودماغ کے اندر یہ بات راسخ ہوگئی اور اللہ کریم نے میرا کھویا ہوا نصیب دوبارہ جگادیا اور میرے دل کے اندر ایمان قبول کرنے کی تڑپ پیدا ہوگئی۔ دوسرے میں نے اپنی بیوی سے بات کی وہ راضی ہوگئی، چنانچہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آیا اور یہاں پر حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے گزارش کی کہ میں نے آپ سے چند باتیں کرنی ہیں، مجھے جلدی میں وقت دیں چنانچہ مولانا نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری مکمل بات تفصیل سے سنی اور مجھے بہت سارے دلائل سنائے اور آتے وقت کتب اور رسائل بھی دیئے اور کلمہ بھی پڑھا کر مسلمان کیا۔ واپس جاکر میں نے مرزائیوں کو جواب دے دیا۔ قادیانی بشارت وغیرہ مجھ سے پہلے سے واقف ہوچکے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ اب یہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے تو اس نے قادیانی عبادت گاہ کے خادم سے کہا کہ اس کو جانے نہیں دینا تو اس سے پانی کے متعلق میری کچھ تلخ کلامی ہوئی

جس پر اس نے مجھے زدوکوب کیا، میں نے اس علاقہ کے قادیانی صدر کو شکایت کی تو اس نے سرسری سی معذرت کرکے میری بات ٹال دی۔ حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی نے مجھے فرمایا تھا کہ حضرت مولانا عبدالقیوم نعمانی سے ملیں وہ آپ کی رہنمائی کریں گے چنانچہ اس صورت حال کے بعد میری ملاقات مولانا عبدالقیوم نعمانی صاحب سے ہوئی تو انہوں نے مجھے مفید مشورے دیئے اور میری خوب حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ آپ چند دن گاؤں میں گزار لیں، اس کے بعد واپس آئیں گے تو آپ کی تدریس کا انتظام کردیا جائے گا۔ میں اور میری بیوی اپنے دو بچوں محمد مدثر، اور محمد مبشر کے ہمراہ گاؤں چلے گئے۔

س: قادیانیت سے توبہ کرنے کے بعد آپ نے اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کی؟

ج: قادیانیت سے دلی توبہ کرنے کے بعد میں نے اپنے اندر واضح تبدیلی محسوس کی ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ قادیانیت قبول کرنے کے بعد میرا ایمان چھن گیا تھا جو بفضل خدا اب دوبارہ مجھے مل گیا ہے اور جس کی وجہ سے میرے شب و روز پرسکون اور اطمینان بخش گزر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا شکرانہ میرے بس سے باہر ہے۔

س: ان ایام میں آپ کی مصروفیت کیا ہے؟

ج: بچوں کو چھوڑ کر واپس آیا تو حضرت مولانا عبدالقیوم نعمانی نے تدریس کی جگہ دے دی، جہاں اللہ کریم کے فضل و کرم سے دینی درسگاہ میں قرآن مجید کی تعلیم دے رہا ہوں اور فیصلہ کیا ہے کہ زندگی کے بقیہ ایام قرآن کی تعلیم میں صرف کروں گا اور بھٹکے ہوئے دلوں کا کفارہ ادا کروں گا۔

س: جس مدرسہ میں آپ معلم ہیں کیا ان کو آپ کے پہلے ایام قادیانیت کا علم ہے؟

ج: جی ہاں میرے محسن حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب نے مکمل تفصیلات سے ان کو آگاہ کر دیا ہے، جس کی بنا پر میرے وہم و گمان سے بھی زیادہ وہ لوگ میرا خیال و اکرام کرتے ہیں، ان کی اس شفقت و محبت کی وجہ سے میرا حوصلہ مزید بلند ہوا ہے اور بعض اوقات اپنے سابقہ چند سالہ کفریہ ایام پر رونا آتا ہے کہ میری زندگی کے اہم ترین چند سال ضائع ہوگئے۔

س: قارئین ختم نبوت کے نام کوئی پیغام؟

ج: ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے قارئین کے توسط سے میرا تمام امت مسلمہ کو پیغام ہے کہ موجودہ فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی ہر حال میں حفاظت کریں خصوصاً فتنہ قادیانیت سے بچنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ فتنہ غیر محسوس انداز سے مسلمانوں کے ایمان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہر مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مکمل معلومات ہونی ضروری ہے، بصورت دیگر کسی وقت بھی قادیانی فتنہ ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال سکتا ہے۔

اب آخر میں سادہ لوح قادیانیوں کو بھی یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد سے تائب ہوکر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوکر میدان حشر میں شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بن جائیں، قادیانیوں کے اندر رہ کر ان کی بداعمالیوں کا میں گواہ ہوں، ان میں نہ ایمان ہے، نہ غیرت، نہ دین ہے، نہ عمل، قادیانی گروہ بدعمل و بدکردار لوگوں کی جتھہ بندی ہے، غیرت نام کی ان میں کوئی چیز نہیں۔

☆☆ ...... ☆☆

بقیہ: خاتم النبیین کی تفسیر

”میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“ (تریاق القلوب ص ۱۵۷ خزائن ص ۴۷۹ ج ۱۵)

ختم نبوت کے موضوع پر کتابوں کے نام:

اس مقدس موضوع پر اکابرین امت نے بیسیوں کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے دس کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱:...... ”ختم نبوت کامل“ (مؤلف: مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

۲:...... ”مسک الختام فی ختم نبوۃ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم“ مشمولہ احتساب قادیانیت جلد دوم (مؤلف: مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

۳:...... ”عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ“ (مؤلف: علامہ خالد محمود)

۴:...... ”ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں“ (مؤلف: مولانا سرفراز خان صفدر)

۵:...... ”فلسفہ ختم نبوت“ (مؤلف: مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی)

۶:...... ”مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں“ (مؤلف: مولانا محمد اسحق سندیلوی)

۷:...... ”ختم نبوت“ (مؤلف: پروفیسر یوسف سلیم چشتی)

۸:...... ”خاتم النبیین“ (مؤلف: مولانا محمد انور شاہ کشمیری ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۹:...... ”عالمگیر نبوت“ (مؤلف: مولانا شمس الحق افغانی)

۱۰:...... ”عقیدہ ختم نبوت“ (مؤلف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی مندرجہ تحفہ قادیانیت جلد اول)

(حصہ دوم)

توضیح وتشریح الرزاق جل جلالہ

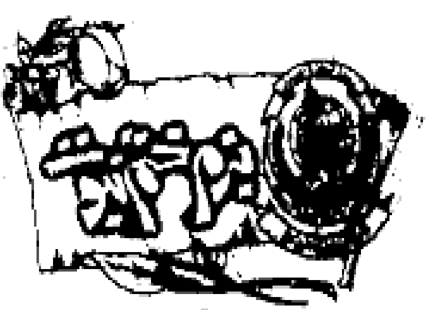

تحریر: (مولانا) محمد اشرف کھوکھر

اسلام میں حصول رزق حلال کو عین عبادت کہا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت و مشقت سے رزق حلال کمانے والے کو اللہ کا دوست فرمایا ہے اور اجرت دینے والے کو تاکید کی گئی ہے کہ

''مزدور کی اجرت ادا کردو اس سے پہلے کہ اس کی پیشانی کا پسینہ خشک ہو۔''

رشوت اور حرام خوری کی مذمت:

رشوت ایسا معاوضہ ہے جو کسی بھی عہدہ، منصب، سہولت یا مراعات کے حصول کے لئے صاحب اقتدار کو رقم بطور تحفہ یا کسی بھی صورت میں دیا جائے، جس سے کسی دوسرے فرد یا معاشرہ کا حق غصب ہو۔ اسلام نے رشوت اور حرام خوری کی شدید مذمت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رشوت لینے اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔''

ملاوٹ:

کسی بھی خالص چیز میں کسی ناقص چیز کی ملاوٹ سے اسلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً دودھ میں پانی یا پوڈر کی ملاوٹ، گندم اور اناج میں کسی دوسری سستی چیز کی ملاوٹ، آٹا، دالیں اور دیگر اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ وغیرہ، بہت بڑا جرم ہے جو افراد معاشرہ کی صحت کے لئے انتہائی مضرت رساں ہے اور انسانی جانوں سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

ذخیرہ اندوزی:

اشیائے خوردونوش کی ذخیرہ اندوزی اور کمیابی اور مصنوعی قلت پیدا کرنے کی غرض سے اس کی فروخت کو روکے رکھنے اور پھر زیادہ نرخ پر بیچنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ حصول رزق حلال کے لئے جو اصول وضوابط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی ایسے کام کی اجرت طلب کرنا ناجائز ہے جو بجائے خود حرام ہے مثلاً بت بنانا، یا شراب بنانا۔ کسی صورت شراب بیچنے کی فروخت پر کسی قیمت کا مطالبہ نہیں ہو سکتا اسی طرح سود کا منافع بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جوا، قمار بازی اور سٹہ کو حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرید وفروخت کے وقت تم زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ وہ اس کو رواج دیتی ہے مگر پھر برکت کو مٹا دیتی ہے۔'' (مسلم، ابوداؤد)

متانت جاتی رہتی ہے دیانت جاتی رہتی ہے
بظاہر فائدہ ہو بھی شرافت جاتی رہتی ہے
کہا آقا نے جب سودا و مال کو بیچو خریدو تم
زیادہ کھاؤ مت قسمیں کہ برکت جاتی رہتی ہے
(اعجاز رحمانی)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''وہ شخص تنگ دلی سے پاک ہو گیا جس نے زکوۃ دی، مہمان نوازی کی اور مصیبت میں صدقہ دیا۔'' (جوامع الکلم)

اس مختصر مقالہ میں خرید وفروخت اور دیگر اصول وضوابط کا احاطہ کرنا طوالت کا باعث ہوگا، اس لئے قرآن وحدیث مبارکہ اس موضوع پر دیگر کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

ہمارے معاشرے میں رشوت، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، شراب نوشی اور جوا وغیرہ جیسے جرائم کثرت سے پائے جاتے ہیں جو معاشی اور معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث

ہیں۔ ان جرائم کے سدباب کے لئے آخر موثر اور ٹھوس اقدامات کیوں نہیں کئے جاتے؟

انتہائی صدمہ کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں غریب اور مزدور طبقہ کا بری طرح استحصال کیا جاتا ہے، مثلاً رہائش اور مکانات کی تعمیر کے شعبہ میں کام کرنے والے ان مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں جو اپنے اہل و عیال، ماں باپ اور اپنے آبائی قصبات سے ہزاروں کلومیٹر دور حصول رزق حلال کے لئے محنت و مشقت کرتے ہیں اور مزدوروں کا حق ان تک ایجنٹس حضرات پہنچنے ہی نہیں دیتے یا فلاحی کمیٹیوں کے نام پر چندہ بٹورنے والے حضرات مزدوروں سے چھین لیتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو دن رات، گرمی سردی دکھ تکلیف، مصائب و آلام برداشت کرتے ہوئے دن بھر مزدوری کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لئے جمع کرتا ہے اور وہ جب جمع کی ہوئی رقم کو بینک سے یا گھر سے لاکر صرف کرنے کے لئے نکلتا ہے تو ڈاکو اس سے رقم چھین لیتے ہیں اور کسی کے سامنے اظہار کرنے سے جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دیتے ہیں اور وہ محنت کش نیم پاگل ہوجاتا ہے۔ کتنی بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ رزق حلال کمانے والے کے ساتھ اس طرح کا ظلم اور زیادتی ہو اور ہمارے حکمران سب اچھا ہے کے گن گاتے رہیں۔ آخر اس انتہائی ظلم و زیادتی کا ذمہ دار کون ہے؟ کوئی ایک فرد، معاشرہ یا اصحاب اقتدار؟ ان میں سے کوئی بھی ذمہ دار ہو تو اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہ محنت کش، مزدوروں اور رزق حلال کمانے والے کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے!!

دینی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور اقتصادی لحاظ سے نسل نو کی تعمیر و ترقی میں رزق حلال کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ حرام رزق کے استعمال سے دریغ نہ کرنے والے والدین کی اولاد کے رگ و ریشہ میں حرام سرایت کرجاتا ہے تو وہ اولاد بھلا کیسے دینی، ملکی، اخلاقی، معاشی و معاشرتی لحاظ سے تعمیر و ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی ہے؟

روح کی بالیدگی رزق حلال کی مرہون منت ہے۔ رزق حلال کے استعمال ہی سے اخلاق حسنہ پروان چڑھتے ہیں۔ جہاں اللہ رب العزت نے انسانی جسم و جان کی بالیدگی اور نشوونما کے لئے بے شمار رزق حلال پیدا فرمایا ہے، وہاں روح کی بالیدگی کا بھی بہترین انتظام فرمایا ہے۔ روح کی ترقی انسانیت کی تعمیر و ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے الرزاق جل جلالہ آسمانی تعلیمات کو بذریعہ انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً پہنچاتا رہا ہے تاآنکہ رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ ختم فرمایا اور دین اسلام مکمل ہوگیا۔ اب پوری انسانیت کی تعمیر و ترقی، کامیابی اور کامرانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

رزق حلال کی تلاش کے بارے میں رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے لوگو! جو چیزیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والی ہیں وہ میں تمہیں بتاچکا ہوں اور ان چیزوں کی بھی نشاندہی کرچکا ہوں جو جنت سے دور اور دوزخ سے قریب کرنے والی ہیں جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے حصے کا مقررہ رزق نہ کھالے۔

تو اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں غلط ذرائع استعمال نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر سے تم گناہ میں مبتلا ہوجاؤ۔

یاد رکھو! خدا کے ہاں کی چیزیں اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔“

علامہ اقبال فرماتے ہیں:

پرواز ہے دونوں کی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

کرگس ہمیشہ مردار کھانے کی عادی ہے۔ مرے ہوئے مردار جانور کی بو بیسیوں کلومیٹر دور سے سونگھ کر رزق حرام کھانے کے لئے گردو نواح پہنچ جاتی ہے لیکن اللہ رب العزت نے شاہین کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ شکار زندہ کئے بغیر کھاتا ہی نہیں ہے۔ جو افراد و معاشرہ رزق حرام کھانے کے کسی طرح عادی ہیں یا عادی کردیئے گئے ہیں وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ عالی میں پورے خلوص نیت کے ساتھ توبہ استغفار کریں اور اس کے ساتھ ہم سب کو الرزاق جل جلالہ سے رزق حلال کی فراہمی کے آسان ذرائع کی دعا مانگنی چاہئے۔

الرزاق جل جلالہ ہمیں، ہماری اولادوں، عزیز و اقارب اور ہماری نسلوں کو رزق حلال عطا فرمائیں۔ (آمین یارب العالمین)

☆☆ ☆☆

تحریر: مولانا حاکم علی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

کے حیرت انگیز واقعات

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے بھلا کون واقف نہیں!!

آپ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا خلیفہ حافظ غلام رسول مدظلہ العالی (مقیم خانقاہ لعل ماہڑہ ضلع ڈی آئی خان کے بقول) "آپ حضرت دین پوریؒ کے جمال، حضرت امروٹیؒ کے جلال، مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی فکر، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی جامعیت کا صوری و معنوی مرقع اگر کوئی دھرتی پر ہوسکتا ہے تو وہ حضرت شیخ التفسیر ہی کی ذات گرامی تھی۔ آپ ایک طرف شب زندہ دار صوفی، عارف کامل، مفسر قرآن، محدث فقیہ اور ہمہ وقت یاد الٰہی میں مصروف درویش گوشہ نشین تھے تو دوسری طرف حق گوئی و بے باکی کا پیکر متحرک اور جہاد فی سبیل اللہ کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔"...... (ابوالسعد)

علامہ اقبالؒ کی نگاہ میں آپ روشن ضمیر تھے:

انجمن حمایت اسلام لاہور کے وقتاً فوقتاً اجلاس کی شمولیت نے علامہ اقبالؒ کو حضرت لاہوریؒ کے کردار اور سیرت کے مطالعہ کا موقعہ فراہم کیا۔ علامہ مرحوم کا آئینہ دل تو جیدو رسالت اور مقامات ولایت کا جائزہ لینے کا مافوق الفطرت ملکہ تھا، ادھر حضرت لاہوریؒ کو خالق کائنات نے ان فطری اور وہبی عطیات سے نوازا تھا کہ آپ عہد حاضر کے بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ، مجاہد فی سبیل اللہ، خطیب اور مرشد روشن ضمیر تھے۔

خواجہ نذیر احمد مرحوم نے جو علامہ اقبال مرحوم کے خصوصی حلقہ احباب کے ممتاز ممبر تھے اور ادھر حضرت لاہوریؒ پر جان و دل سے فدا تھے۔ ارشاد فرمایا کہ حکومت برطانیہ کے نصف النہار کے موقع پر مغربی تہذیب کا عروج اس حد تک بڑھ گیا کہ بڑے بڑے گھرانے اسلامی روایات کو فراموش کر چکے تھے۔ ہائی اسکولز اور کالجز ایسے لوگوں سے آباد تھے جن کا مذہب اسلام سے صرف پیدائشی اعتبار سے تعلق تھا ورنہ وہ بلحاظ ان کا معاشرتی اور تمدنی رجحان مغربی تہذیب کے اثرات کو قبول کر چکا تھا۔ نوجوان طبقہ کی شبانہ روز زندگی میں اسلامی اقدار کا ذوق بالکل مفقود ہو رہا تھا۔ لہذا ہم نے اس لادینی کے طوفان سے مسلم قوم کے نونہالوں کو بچانے کی یہ تجویز سوچی کہ چند ماہ میں تمام کالجوں کے مسلمان نوجوانوں سے انفرادی طور پر مل کر ان سے وعدہ لیا جائے کہ وہ علامہ محمد اقبالؒ کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں، تاکہ ان کے قلوب مغربی زہریلے اثرات سے محفوظ رہیں۔ تقریباً تین ماہ کی جدوجہد سے ایک فہرست تیار کی گئی اور ہم چند احباب علامہ مرحوم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تہذیب نو کے سیلاب کی روک تھام کا مسئلہ زیر بحث رہا اور علامہ مرحوم نہایت دردمندانہ انداز سے شامل گفتگو رہے۔ مگر جب ہم نے اپنی تجویز پیش کی تو آپ نے نوجوانوں سے بیعت لینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے ہر لحاظ سے آپ کو مجبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر آپ نے اپنے موقف سے ایک انچ بھی انحراف نہ کیا۔ آخر کار علامہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نفس بیعت کا منکر نہیں ہوں، بلکہ اس تجویز سے جو جماعت میں پختہ اتفاق و تعاون پیدا ہوتا ہے، اس کا بدل و جان قائل ہوں، لیکن میں آپ کو اپنے سے بہتر شخصیت کا پتہ دیتا ہوں۔ کیونکہ میں برسوں سے ان کے کردار، عزیمت، للّٰہیت، اخلاص اور مصلحانہ جذبہ کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں۔ میری بصیرت کا فیصلہ ہے کہ اس روحانی اور علمی قیادت کی اہلیت حضرت مولانا احمد علی صاحب میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ تمام اہل محفل نے چند ساعت کے بعد اس فیصلہ پر اتفاق کیا اور اسی بنا پر حضرت لاہوریؒ نے نماز عشاء کے بعد گریجویٹ حضرات کے لئے درس قرآن کا کام جاری فرمایا۔

حضرت لاہوریؒ نے ایک دفعہ علامہ مرحوم کے متعلق فرمایا کہ جب ہمارے حضرت سید تاج محمود امروٹیؒ لاہور تشریف لائے تو آپ کی چارپائی رات کو تالاب کے پاس بچھائی گئی۔ سحری کے وقت جو سب سے پہلے آپ کی چارپائی کے پاس زانوئے ارادت تہ کئے بیٹھا تھا وہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم تھے۔

باطل کی تمام تر طاقتوں نے ہادیٔ حریت کی پچاس سالہ مجاہدانہ زندگی میں بارہا سر پٹکے مگر ہر موقعہ پر منہ کی کھائی، ہزاروں جھکڑوں نے اس شمع رشد و ہدایت کے علمبردار کو شکست دینے کی کوشش کی، مگر منہاج نبوت پر چلنے والے اولوالعزم نے اپنی الہامی قوتوں سے اپنے قافلے کو رواں دواں رکھا اور منزل مقصود تک پہنچا کر ہی دم لیا۔ علامہ اقبال مرحوم نے انجمن حمایت

اسلام کے ایک اجلاس میں اس مجاہد کبیر حضرت لاہوریؒ کی جبیں موسوی پر نگاہ ڈال کر بے ساختہ فرمایا تھا:

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو بخشے ہیں حق نے انداز خسروانہ
(صفحہ ۵۰ کتاب الشہاب)

خواب میں ختم نبوت کا کام جم کر کرنے کی ہدایت:

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے مظفر گڑھ کے ایک مولوی صاحب کا ایک خط دکھایا اور فرمانے لگے میں تو اس کو جانتا بھی نہیں بیچارے کو مولوی انور البتہ کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں پھر حضرت نے خود ہی وہ خط پڑھ کر سنایا جس میں خواب درج تھا کہ: ان مولوی صاحب کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی، اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ ہے صدر مقام پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ: "احمد علی کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے۔" (راوی جناب جمیل احمد میواتی رحمۃ اللہ علیہ خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۹۳ء)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی زندگی پر شیخ التفسیرؒ کے اہم اثرات:

ڈاکٹر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی زندگی کا مبارک دن ڈاکٹر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ حضرت لاہوریؒ کے خلفائے مجاز میں تیسرے نمبر پر ہیں۔

"حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عظیم محقق، مشہور زمانہ مایہ ناز ادیب، صاحب طرز انشاء پرداز، مفکر اسلام نے ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ شمارہ ۱۰، جلد ۲۹ بابت شوال ۱۳۸۱ھ مطابق اپریل ۱۹۶۲ء میں فرماتے ہیں: "اسی رمضان ۱۳۸۱ھ میں عالم ربانی حضرت مولانا شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔ ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جائے گا واقفین حال کی زبان سے بہت سے ایسے حالات و کمالات معلوم ہوں گے، جن کی دنیا کو خبر نہیں۔ حضرت اقدسؒ نے باوجود شہرت مرجعیت مقبولیت عام اپنی بعض خصوصیات روحانی کمالات کو ایک طرح سے اخفاء و گمنامی میں رکھا، ساری عمر ان کمالات پر پردہ پڑا رہا، عام طور پر لوگ ان کو ایک واعظ، خطیب، مفسر قرآن کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن ان کے اصلی کمالات یہ حقائق بعد میں بالکل صحیح ثابت ہوئے، یہ کتاب ان حقیقتوں کا واضح ثبوت ہے اور زندگی کے ان گوشوں کو جاننے والے بہت کم ہیں جن کی وجہ سے وہ سلف صالحین اور علمائے ربانیین کی آخری یادگاروں میں نظر آتے ہیں ان کے زہد و ورع خلوص و للہیت، ایثار و قربانی، استقامت، حق گوئی و بے باکی، کی ان روایات سے پردہ اٹھا، ان سے فیض یافتہ مستفید ہونے والے تلامذہ علماء و مشائخ اور عوامی حلقے اٹھائیں گے جن کو پڑھ کر اور سن کر ایک عالم ششدر و حیران رہ جائے گا، جس سے ایک نئی ایمانی تازگی اور روحانی اعتماد اور طمانیت قلب حاصل ہوگی۔"

(ماخوذ از صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱ شیخ التفسیر
مولانا احمد علی لاہوری اور ان کے خلفاء)

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا:

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد مرحوم شجاع آبادی نے یہ واقعہ بیان فرمایا:

"ایک دفعہ میرا بازو ٹوٹ گیا اور علاج کے بعد درد وغیرہ جاتا رہا لیکن میرا ہاتھ منہ تک نہیں پہنچتا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں گرفتاریاں ہوئیں تو ملتان جیل میں میرے بعد حضرت لاہوریؒ بھی گرفتار ہو کر تشریف لائے اور علماء کرام بھی وہاں موجود تھے، لیکن حضرت لاہوریؒ نے مجھ سے فرمایا کہ: قاضی صاحب! آپ نماز پڑھایا کریں، میں نے تعمیل حکم میں نمازیں پڑھانی شروع کریں، ایک دن جماعت میں حضرت مولانا عین میرے پیچھے کھڑے تھے، جب سجدے میں گئے تو آپ کی مبارک ٹوپی کی نوک میرے پاؤں کے تلوے میں لگی، مجھ پر یہ واقعہ بڑا شاق گزرا، میں نے اگلی نماز کی جماعت نہ کرائی، ایک دو دن کے بعد حضرت نے مجھ کو دوبارہ فرمایا: قاضی صاحب! آپ نماز پڑھایا کریں، میں نے ہاتھ کی تکلیف کا عذر کیا اور کہا کہ میرا ہاتھ منہ تک نہیں جاتا، یہ سن کر حضرت لاہوریؒ نے نہایت شفقت سے میرا بازو پکڑا، اپنے دست مبارک کو میرے ٹوٹے ہوئے بازو پر پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ قادر ہے شفاء اسی

کے ہاتھ میں ہے۔ یہ اور اسی قسم کے چند ایمان افروز کلمات آپ کی زبان سے صادر ہونے میں خاموشی سے ختم ہو گیا۔ نماز عشاء پڑھی گئی، سونے کا وقت آیا، سب سو گئے۔

پروردگار عالم کی قسم! اگلی صبح کو میں نے نماز کے لئے وضو کیا۔ میرے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک تھے، جبکہ ماہر سرجن ڈاکٹر امیر الدین صاحب فرما چکے تھے کہ بغیر آپریشن ٹھیک نہیں ہوگا۔'' (ماخوذ صفحہ ۱۹۶ کتاب الحسنات صفحہ ۱۹۸۶، حضرت لاہوریؒ اور ان کے خلفاء)

مقام مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ:

حضرت لاہوریؒ نے ایک دفعہ خطبہ میں فرمایا کہ:

''حکومت کہتی ہے عطاء اللہ فساد پھیلاتا ہے۔ ان اللہ کے بندوں کو معلوم نہیں اگر عطاء اللہ فساد پر آمادہ ہو جائے تو مرزائیت کا قلعہ قائم نہیں رہ سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بخاریؒ شام کو حکم دے دیں تو صبح ہونے سے پہلے (ربوہ) کی اینٹ سے اینٹ بج جائے، پھر فرمایا حکومت کی گولیوں اور بندوقوں میں وہ طاقت نہیں جو علماء کی زبان میں ہے، ہمارے ایک عطاء اللہ شاہ بخاری بحمد اللہ سب پر بھاری ہیں اور جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ ایک مرتبہ تو حضرت لاہوریؒ نے شاہ جی کے متعلق یہاں تک ارشاد فرمایا:

''محشر کا دن ہوگا، رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں گے صحابہ کرامؓ بھی ساتھ ہوں گے، بخاری آئے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معانقہ فرمائیں گے، کہیں گے بخاری تیری ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری اور کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف ہوئی آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں۔ تیرے لئے کوئی باز پرس نہیں جا اور اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا، تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں، جس طرف سے چاہو کھلے بندوں جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔''

(ماخوذ از ختم نبوت جلد ۹ شمارہ ۱۸)

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ولی کامل ہیں:

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ خلف الرشید حضرت لاہوریؒ ہفت روزہ ''خدام الدین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''حضرت والد ماجدؒ فرمایا کرتے کہ لوگ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

بہت بڑا خطیب، ایک سیاستدان، ایک محب وطن اور جرأت و بے باکی کا ستون ضرور تسلیم کرتے ہیں لیکن شاہ جی کے روحانی مرتبے سے قطعی طور پر واقف نہیں۔ ورنہ ان کے پاؤں دھو دھو کر پیتے۔ حضرت اکثر فرمایا کرتے شاہ جی ولی کامل اور اسلام کی شمشیر برہنہ ہیں لیکن انہوں نے اپنے اوپر ''مزاح'' کی چادر اوڑھ لی ہے، اس لئے ظاہر بین لوگ ان کے مقام کا تعین نہیں کر سکتے، یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس شیر دل مجاہد اعظم کے ساتھ جیل میں رہ کر دیکھا ہے اٹھتے بیٹھتے ہیں اور رفقائے جیل کو اتنا ہنساتے کہ ان کے سب غم غلط ہو جاتے ہیں۔'' (ماخوذ از بزرگ صفحہ ۱۸)

اکرام حضرت علامہ محدث عصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ:

حضرت علامہ محدث عصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ جب لاہور تشریف لائے تو حضرت مولانا لاہوریؒ کے پاس قیام فرماتے، محدث موصوفؒ کے معمولات کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ ہم شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں، عام عادات، اطوار بلکہ سر سے پاؤں تک سنت نبوی کا رنگ غالب تھا، روزانہ پانچ سو صفحات کا مطالعہ فرماتے، لیکن نہایت تعظیم اور ادب آپ پر غالب ہوتا تھا، یہی وہ عاشق سنت تھے، جن کے متعلق ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے فرمایا: ''نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

ناموس مصطفیؐ کا تحفظ:

۱۹۳۱ء کے شروع میں میکلیگن انجینئرنگ کالج لاہور کے انگریز پرنسپل نے رسول پاک کی شان اقدس میں گستاخانہ اظہار خیال کیا، مسلمان طلباء نے اس نازیبا حرکت پر فوری طور پر سخت احتجاج کیا، مگر ان کے احتجاج کا خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ انہوں نے ہڑتال کر دی، لیکن ہندو، سکھ اور عیسائی باشندگان ہندوستان نے پرنسپل کی حمایت کی۔

اس واقعہ کی خبر جب حضرت لاہوریؒ نے سنی، تو آپ فوراً میدان عمل میں نکل پڑے اور طلبہ کی اعلانیہ پشت پناہی کی۔ علامہ اقبالؒ بھی اس مبارک

تحریک میں پوری شدومد سے شامل ہوگئے۔

آپ کی قائدانہ صلاحیتوں اور بے پناہ قوت عمل نے اس واقعہ کو جسے حکومت در خور اعتنا نہیں سمجھتی تھی، ایک تحریک کی صورت میں تبدیل کردیا۔ آپ نے جون، جولائی اور اگست میں متعدد بار تقاریر فرمائیں۔ جس سے مسلمانان پنجاب میں جوش و خروش پھیل گیا۔ حکومت نے مولانا کو گرفتار کرلیا۔ لیکن عوام کا بے پناہ سیل تھم نہ سکا۔ بالآخر حکومت کو جھکنا پڑا اور ۲۶/دسمبر ۱۹۳۱ء کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کردی گئی۔ علماء کرام کو باعزت واپس بلالیا گیا اور حضرت مولانا لاہوریؒ اور دیگر اسیران قید فرنگ سے رہا کردیئے گئے۔ (ماخوذ از کتاب الحسنات صفحہ ۱۱۸،۱۱)

مرزائیت اور حضرت لاہوریؒ کا عقیدۂ ختم نبوت:

ختم نبوت کا عقیدہ اسلامیان عالم کی مرکزیت کا ضامن ہے اور چودہ سو برس سے تمام کلمہ گو اس پر متفق ہیں۔

انگریز حکام ہندوستانیوں کو بظاہر مراعات دے رہے تھے لیکن حقیقت میں ان کے رگ و پے سے جذبہ حمیت اور احساس حریت نکال رہے تھے۔ ہندوؤں کو تعلیم اور اعلیٰ ملازمتوں کی تھپکیوں سے سلا کر مسلمانوں کی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کیے جارہے تھے۔ ان فریب کاریوں میں مسلمانان ہند کی جمعیت میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے نئی نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان سے اجرائے نبوت کا اعلان کروا کر ملت مسلمہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں اپنے بارے میں نبی، مجدد، مسیح موعود، کرشن اور اوتار ہونے کا دعویٰ کیا، وہاں غیر احمدیوں کو یہودوں اور کتوں کی اولاد بھی کہا۔

مرزا صاحب نے غیر احمدیوں پر زبان تبرا کھولنے کے علاوہ حکومت انگلیشیہ سے وفاداری ان کو اپنی جماعت کے حق میں آیہ رحمت اور اپنے آپ کو ان کے حق میں پناہ کی بشارت دینا شروع کردیں۔ خاندانی قدیم وفاداری کے حوالے دیئے گئے اور اس مصنوعی نبوت نے غیر مسلم حکام سے نظر عنایت اور خلافت کی خوب دریوزہ گری کی جہاد کو حرام قرار دیا۔ اس فرقہ باطلہ کی روک تھام کے لئے آپ نے روز اول سے ہی جدوجہد شروع کردی منظم تحریکیں چلائیں ہزاروں رضاکار اور علماء کرام جیلوں میں گئے، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت جیسے ادارے بنا کر باقاعدہ تحریک کا آغاز کیا۔

تحریک ختم نبوت:

ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن و مسلم نہیں ہوسکتا تھا جب تک وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کا اقرار نہ کرے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر اب تک لاکھوں فرزندان اسلام نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس عقیدہ کی حفاظت کی ہے۔

حصول آزادی کے بعد جب ملک کا بٹوارا ہوا تو قادیانیوں نے پاکستان کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنالیا۔ ان کی سرگرمیوں سے فرزندان اسلام کو تشویش لاحق ہونا ہی امر تھا۔ چنانچہ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کو پنپنے کی اجازت نہ دی جائے۔ حکومت نے پس و پیش کیا تو رفتہ رفتہ یہی مطالبہ تحریک کی صورت اختیار کرگیا۔ آخر ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں نے علماء اسلام کے متفقہ فیصلے کے پیش نظر مرزائیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کی غرض سے منظم تحریک شروع کی۔ حضرتؒ، حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر کئی علماء کرام تحریک کے روح رواں تھے۔

حضرتؒ نے نہایت بے باکی کے ساتھ تقاریر فرمائیں اور مسلمانوں کے جذبات خفتہ کو بیدار کیا۔ ان کے جذبہ غیرت و حمیت کو مہمیز لگائی اور نہ صرف عام مسلمانوں کو تحریک میں شمولیت کی دعوت دی بلکہ خود بھی قید و بند کی آزمائشوں کو بخوشی قبول کیا۔

لاہور کے گلی کوچے اور پاکستان کی فضا اب بھی گواہ ہے کہ جب اس مرد درویش نے دیوانہ وار عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے جذبے کے ساتھ اپنی گرفتاری پیش کی تو تحریک میں زندگی کی روح دوڑ گئی۔ مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہوگیا۔ تحریک کا رنگ بدل گیا۔ عاشقان ختم رسالت اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان عمل میں آگئے اور نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پر پروانہ وار نثار ہوئے۔ مسلمانوں نے لاتعداد گرفتاریاں پیش کیں اور مغربی پاکستان کی جیلیں مسلمانوں سے بھر گئیں۔

حضرتؒ کو باوجود پیرانہ سالی کے جیل میں طرح طرح کی تکالیف دی گئیں۔ آپ کو زہر بھی دیا گیا مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ آپ کے پائے استقامت میں ذرا بھر لغزش نہ آئی۔ بالآخر حکومت جھک گئی اور حضرتؒ کو رہا کردیا گیا۔

قطب العالم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے تھے کہ:

"امام الاولیاء حضرت لاہوریؒ کا تحریک میں

شامل ہوں اور گرفتاری پیش کرنا ہی دراصل تحریک کی کامیابی تھی۔"

۱۹۵۳ء میں تحفظ ختم نبوت کی پاکستان گیر تحریک کے وقت آپ گرفتار ہوئے، کسی صاحب دل نے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر آپ کو ہتھکڑی لگے ہوئے دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا:

"یہ پیرانہ سالی میں اپنے ہاتھوں میں عصا سنبھالے ہوئے مولانا احمد علی لاہوریؒ تو نہیں ہیں! بلکہ عصر حاضر کے امام احمد بن حنبلؒ ہیں۔"

سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس تھی حضرت لاہوریؒ نے بھی شرکت کا وعدہ فرمایا ہوا تھا مگر اچانک صاحب فراش ہوگئے۔ ادھر کانفرنس شروع ہوگئی سب ساتھی مایوس تھے کہ حضرت لاہوریؒ کی شرکت نہ فرماسکیں گے مگر حضرت جی کار میں تشریف لے آئے، تھوڑی دیر تقریر فرمائی اور فرمایا:

"اگر میں اس سے زیادہ بھی بیمار ہوجاتا تو سیکنڈ کلاس کی سیٹ ریزرو کرا کے لیٹ کر آتا اور آ کر اسٹیج پر لیٹا رہتا تاکہ میری حاضری شمار ہوجائے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا سوال ہے، میں کسی حال میں بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔" (ماخوذ از ختم نبوت جلد ۸ شمارہ ۱۸)

کندیاں شریف میں مجذوب کی پکار:

۱۹۵۸ء میں تھوالا چک ۱۸۰ کی جامع مسجد کے خطیب مفتی ابوالشفاء، کندیاں شریف سے واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ:

"وہاں ایک مجذوب عالم جذب و محویت میں جو باتیں کررہا تھا جو کہ ہر لحاظ سے صحیح تھیں وہ استغراقی کیفیت میں پکار رہا تھا: "لوگو! تمہارا خیال ہے کہ لاہور میں صرف ایک علی ہجویریؒ ہیں اگر زندہ علی ہجویریؒ کو دیکھنا ہو تو شیرانوالہ دروازہ میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دیکھو لیکن ان کا وقت بہت تھوڑا ہے، بہت تھوڑا ہے۔" (ماخوذ از صفحہ ۱۴۸ کتاب الحسنات)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا تعزیت نامہ:

حضرت شاہ جی مرحوم نے حاجی دین محمد مرحوم سے فرمایا کہ آپ کے شیخ کا رتبہ کیا عرض کروں:

"ایک سو سال پہلے اور ایک سو سال بعد تک مجھے ان جیسی کوئی شخصیت نظر نہیں آئی۔"

"شاہ جی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں اور کسی کے تعویذ کا قائل نہیں لیکن حضرت لاہوریؒ کے تعویذ کا ضرور قائل ہوں۔"

"اور حضرت لاہوریؒ بھی امیر شریعتؒ پر دل وجان سے عاشق تھے۔ ایک دفعہ منبر پر کھڑے کھڑے حضرت لاہوریؒ نے دیکھا کہ شاہ جی مرحوم مسجد میں بغیر صف کے بیٹھے ہیں، تو آپ نے منبر سے اتر کر اپنا جائے نماز لے جاکر شاہ جی کو پیش کیا لیکن شاہ جی تیزی سے محراب میں پہنچے اور اپنے سر مبارک کا رومال اتار کر حضرت کے قدموں میں بچھا دیا۔"

(صفحہ ۱۰۵ کتاب الحسنات صفحہ ۵۵ امام اولیاء نمبر)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS

عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR, MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

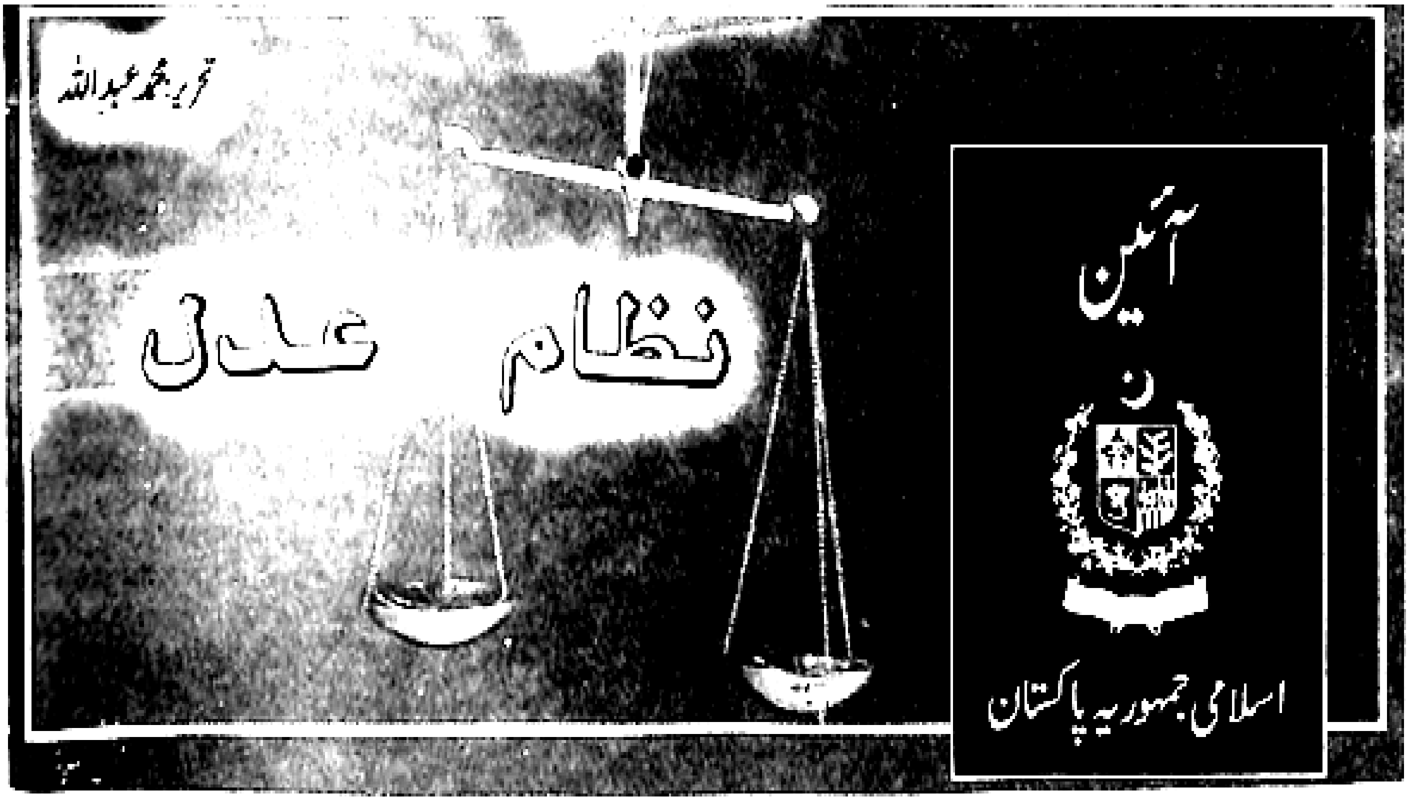

رسول آخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کو وہ شفاف نظام عدل فراہم کیا جس کی نظیر دیگر مذاہب میں ملنا مشکل ہے۔ لیکن نام نہاد دانشور جن کی نگاہ میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قانون فرسودہ اور دہشت پسندانہ ہے اور ترقی کی راہوں میں حائل سمجھتے ہوئے انگریزی قانون کو بہتر سمجھتے ہیں، یاد رکھئے! انگریزی قانون انگلستان کے انگریزی خمیر میں تو یقیناً وہاں کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے مگر وہ قوم جو کلمہ گو ہے جس کا مزاج اسلامی خمیر سے اٹھا ہے اس انگریزی قانون کو ایک اجنبی شطرنج سمجھتی ہے۔ (م۔ الف۔ ک)

وہ نام نہاد مسلمان دانشور جن کی نگاہ میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قانون فرسودہ اور ترقی کی راہوں میں حائل ہے۔ اے کاش! کہ ان کو بھی عشرتی جیلوں میں بند کر دینے کا موقع ملتا اور کاش! انہیں بھی کسی کال کوٹھڑی میں وہ نرم گداز خواب آور راتوں کو رات بھر چوہوں کے خیر مقدمی کرتب قابل فراموش خوف و ہراس سے اپنی موشگافیوں کی باتیں دونوں ہاتھوں میں اپنے جھکتے ہوئے سر پر تھامے وہ شب آخروں میں بیٹھ کر پہلے نیم وا اور پھر نیم بیدار، کبھی اونگھتے کبھی ہوش کے شب زندہ داری کرنی پڑتی تو وہ لیالئے شب کی سحر آفرین فکر رنگینیوں سے محروم ہو جاتے۔ ان کی زندگی چوہوں کی زندگی سے کہیں زیادہ بے آرام ہوتی۔ اس پر طرہ یہ کہ خدانخواستہ علم و فضل اور اخلاق و شرافت کے وصف اور ذہن افروز شب بیداری کے باوجود رات گئے کی نیند میں ان کو اپنے موشگافیوں سے محروم کر دیا جاتا اور دوسرے روز پوری حیات وہ بہ نفس نفیس اپنے سارے علم و فضل اور فلسفہ و دانش سمیت تھانے کی حوالات میں سربکف ہوتے اور اگلے روز ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے آراستہ و پیراستہ ایک مرتبہ اور گرد پا جانوروں کی طرح پا بزنجیر کچہری کی جانب ہانکے جاتے اور سپاہی ان کو دھکے دے دے کر مجسٹریٹ کے حضور میں پیش کرتے ان کے لئے ضمانت کی منسوخی کی چارہ جوئی کرتے تو ضمانت کا پروانہ نہ ملتے اور ان کی ہتھکڑی کھلنے تک ان کے عظیم دماغ سے پیدا کی ہوئی ساری دولت کچہری کے حواشیوں اور ہتھکڑی کھولنے والوں کی نذر ہو جاتی۔

اور وہ جن بھر دو دو نمبر کی وزنی دفعات جب مجسٹریٹ کے منہ سے نکلتیں تو مجسٹریٹ ان کو دنیا کا سب سے بڑا اور عظیم فلسفی نظر آتا لیکن اگر ان دفعات کو انسانی بول کے لباس سے مزین کر کے ان کے معانی و مطالب ان کے گوش گزار کئے جاتے۔ تو وہ حیران ہوتے کہ وہ زمین کس قدر وسیع ہے کہ اس قدر جھوٹ سننے پر بھی ان کے پاؤں تلے سے نکل نہ گئی اور وہ آسمان کس قدر بے قدر، بے حس اور بے عقل ہے کہ زمین پر گر نہ پڑا۔

لیکن ٹھہریئے! ان کی ضمانت کرانے والا کوئی نہیں، نہ انہوں نے کبھی کسی کی ضمانت کی، نہ اب ان کی ضمانت کوئی کرائے گا۔

انگریزی قانون کے سبب ان لوگوں میں پیدا ہونے والے جھگڑوں سے دور رہنے والے انگریزی نواز فلسفیوں کو قدرت نے اس مضمون پر سوچ بچار کرنے کا کوئی موقع فراہم کیا ہے اب اس وقت

میں بیٹھ جائیں، اسے اپنا گھر سمجھیں اور انگریزی قانون اور اسلامی قانون کا موازنہ کریں، حوالات کی کوٹھری کی بدبو اور تعفن ان کی مخفی صلاحیتوں کو جلا بخشتا رہے گا اور جب ان کو ان مقدموں کے بارے میں جو ان پر جھوٹے بنائے گئے ہیں۔ عدالت میں لایا جائے گا تو ان کو دانشور نہیں ماشاء اللہ جانور تصور کیا جائے گا اور مقدمہ کے اخیر میں وہ اس شخص کو قتل کرنے کے الزام میں پھانسی کی سزا پا رہے ہوں گے، جو اس کٹہرے میں ان کے سامنے زندہ و پائندہ ان کی بدحواسیوں پر زیر لب مسکراتا ہوا ان کو کن انکھیوں سے دیکھ رہا ہوگا، وہ اعتراض کریں گے تو مقتول کا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ان کے وکیل کو دکھا دیا جائے گا، وہ پھانسی کی سزا کے خلاف اپیل کرنے کی غلطی ہرگز نہ کریں، بلکہ پھانسی ہی کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ تصور کر کے خوشی خوشی تختہ دار پر لٹک جائیں، ورنہ اگر انہوں نے اپیل دائر کردی اور خدانخواستہ ہائیکورٹ نے ازراہ ہمدردی ان کو پھانسی کو عمر قید کی سزا میں بدل ڈالا تو گویا ان کی تقدیر تباہ ہوگئی، ان کی دنیا اجڑ گئی، زندگی کا ہر لمحہ ان کے لئے موت سے بدتر ہوگیا۔

اور اگر وہ متاہل زندگی گزار رہے ہیں، اور ان کے بچے بھی ہیں تو ان کو اپنی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بھیج دیا جاتا ہے، اور ان کے بچے وطن عزیز کے کسی چوراہے پر جوتے پالش کرنے یا کسی ہوٹل میں تیل مالش کے کرتب دکھانے کے لئے آوارہ چھوڑ دیئے جاتے ہیں، یہ ہیں برکتیں اسلامی قانون کے مقابلے میں انگریزی قانون کی۔

ان عظیم فلاسفروں کے ذہن میں قانون شریعت کی برکات کا دریچہ کھل چکا ہوگا، ان کی استعداد کے پیش نظر مجھے یہ امید ہے کہ یہ اب اسلامی قانون کو ظالمانہ فرسودہ، اور رجعت پسندانہ جیسے القابات و خطابات سے نوازنا موقوف کردیں گے، امید ہے کہ اب تک ان پر انگریزی قانون کی حقیقت آفتاب کی طرح روشن ہوچکی ہوگی، اور سمجھ چکے ہوں گے کہ یہ اسلامی قانون اس سے بدرجہا بہتر ہے، اور بدرجہا موزوں ہے انگریزی قانون انگلستان کے انگریزی خمیر میں تو کچھ عرصہ کے لئے قابل قبول ہوسکتا ہے، مگر وہ قوم جو کلمہ گو ہے جس کا مزاج اسلامی خمیر سے اٹھا ہے، اس انگریزی قانون کو ایک ابلیسی شرارت سمجھتی ہے، جس میں انصاف سے گریز اور ظلم کے جواز کی چالیں کامیابی سے چلائی جاتی ہیں آج اگر دنیائے اسلام میں کوئی جرأت مند مجتہد پیدا ہوا تو وہ بلاخوف و خطر اطراف عالم میں یہ ڈھنڈورا پیٹ سکتا ہے۔

ہر مدعی، مدعا علیہ، وکیل یا جج، گواہ یا کوئی اور جو بھی انگریزی کچہری میں جاتا ہے، یہ تصور لے کر جاتا ہے کہ وہ اس جگہ پر جا رہا ہے، جہاں پر جھوٹ ہی جھوٹ ہے، جہاں جھوٹ تو کیا بڑے سے بڑا جھوٹ بھی ضمیر کو ہلکی سی ٹھیس لگائے بغیر بولا جاسکتا ہے، جہاں انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اور خوب صفائی سے جھوٹ بولے اور اس انداز میں بولے کہ سچ معلوم ہو۔

ہمارے ایک ریٹائرڈ ہونے والے مجسٹریٹ نے آہ بھر کر اپنی سروس کا یہ تاثر دیا کہ ساری سروس جھوٹ سنتے سنتے بیت گئی۔ عدالت کی کرسی پر بیٹھے تو جھوٹ سننے کی ابتدا ہوئی، اور ریٹائر ہوگئے اور اس جھوٹ کی انتہا ہوئی، کس بے دردی سے لوگوں کے ضمیر ان کچہریوں میں کچلے جاتے ہیں، اور کس طرح ملک کے بہترین دماغ جھوٹے افسانوں کی نذر ہوجاتے ہیں اور بے اختیار انسان کے منہ سے یہ نکلتا ہے:

"ہائے اس خیال پہ ہے تمنا تار جُل"

انگریزی طرز کی کچہری اور اسلامی طرز کی عدالت جو بنیادی تصور اس ملک میں لوگوں کے ذہنوں میں رائج ہے، اس کا نفسیاتی اثر بھی بے حد فیصلہ کن ہے، انگریزی طرز کی کچہری سے جھوٹ کا تصور وابستہ ہے جبکہ اسلامی عدالت سے حق کا تصور وابستہ ہے۔ اسلامی عدالت میں دینی ماحول ہونے کے سبب لوگ جھوٹ بولنے سے ڈرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو خدا کے روبرو کھڑا ہوا سمجھتے ہیں، انگریزی کچہری ایک مقابلہ ہے، مکالمہ نہیں، لوگ اپنی قوت آزمائی کرتے ہیں انصاف طلب نہیں کرتے جو برائیاں اب انگریزی قانون کی بدولت کھلم کھلا ہورہی ہیں اگر یہ بھی اسلامی قانون نافذ ہو تو چند دن میں دنیائے اسلام ان کے وجود سے پاک ہوجائے۔

☆☆..........☆☆

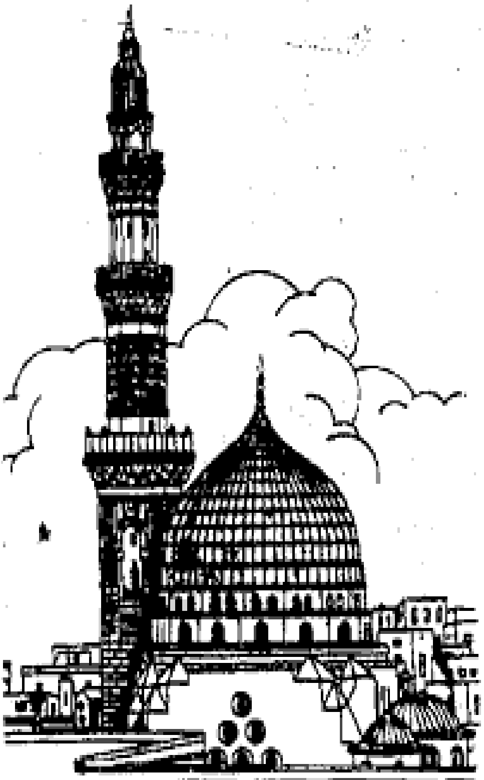

آپ کا پسندیدہ مشروب
رُوح افزا
خوب صورت اور مضبوط، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
رُوح افزا
PET BOTTLE
اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں 50 ملی لیٹر زیادہ رُوح افزا بھی
ہمدرد
راحت جاں
رُوح افزا
مشروب مشرق
معیار
SHARBAT ROOH AFZA
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-5/2001
Adarts-HRA-5/2001

اخبارِ ختمِ نبوت

ختم نبوت تربیتی کورسز چونڈہ ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ کے حکم کی تعمیل میں ۲۵-۲۶/ جون ۲۰۰۱ء کی تاریخیں چونڈہ کے تربیتی کورس کے لئے رکھی گئیں تھیں۔ کورس کو کامیاب بنانے کے لئے عالمی مجلس کے مبلغین حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اور حضرت مولانا قاری محمد طیب فاروقی ۲۱/ جون کو تشریف لے آئے، مبلغین حضرات نے چونڈہ کے ان دیہاتوں جہاں جہاں قادیانیت کے اثرات تھے کا تفصیلی دورہ کیا ان دیہاتوں میں پنڈی بھاگو، بھلوال، منڈیالہ، چوبارہ، ستہ ہریاں، بھلیوکے، مانگا، کھرپ منڈی وغیرہ شامل ہیں، ان دیہاتوں میں متعدد اجتماعات اور دروس قرآن مجید، کورس کی اہمیت کے پیش نظر شرکت کی دعوت دی۔ الحمدللہ! کافی تعداد میں مسلمان نوجوان اس تربیتی کورس میں شریک ہوئے۔ ۲۵/ جون کو مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا، قاری محمد انور الفقر کی نگرانی میں ان کے برادر اصغر قاری محمد اشرف بڑی محنت سے اپنے شاگردوں کے ساتھ انتظامات میں مصروف تھے اور مبلغین نے بھی اس پروگرام کو بھرپور کامیاب بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو بعد نماز عصر ۲۵/ جون کو پہلی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بڑے مدلل انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیوں پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک بات بھی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ مولانا لیاقت علی نے اپنے گاؤں بھلیوکے میں قادیانی اور ان کے اثرات سے سامعین کو آگاہ کیا، پہلی نشست میں ضلع سیالکوٹ کے صدر سید پیر شبیر احمد گیلانی جمعیۃ علماء پاکستان کے رہنما ڈاکٹر مفتی نجیب احمد ہاشمی اور قاری صدیق احمد قاسمی مہتمم مدرسہ فاروقیہ سیالکوٹ نے بھی شرکت کی، بعد از نماز مغرب دوسری نشست شروع ہوئی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے بڑے خوبصورت انداز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔

تیسری نشست جامع مسجد حنفیہ محلہ شیخاں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ عام تھا جس سے مولانا اللہ وسایا نے سیرت طیبہ پر خطاب فرمایا اور ساتھ ہی عوام سے ہاتھ بلند کرا کے وعدہ لیا کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں گے اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے، جلسے سے مولانا فقیر اللہ اختر، قاری محمد انور الفقر، قاری محمد شفیق، مولانا محمد شفیع نعمانی نے بھی خطاب کیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گلہائے عقیدت قاری عبدالروف نے پیش کیے۔

۲۶/ جون بعد نماز فجر مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے درس حدیث پاک میں والدین کے حقوق پر روشنی ڈالی۔ بعد نماز عصر چوتھی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حافظ رفاقت علی نے پیش کی بعد ازاں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے حیات عیسیٰ [redacted]ام پر بڑے عالمانہ اور مناظرانہ انداز میں دلائل بیان کئے اور واضح کیا کہ قرآن اور حدیث پاک کی روشنی میں عیسیٰ آسمانوں پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے اس سلسلے میں انہوں نے قادیانیوں کے تمام شکوک وشبہات کے جوابات دیے۔ بعد نماز مغرب پانچویں نشست کا آغاز تلاوت اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا، مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل کے خطیب قاری محمد انور الفقر کے بیٹے حافظ یاسر ابرار نے قرآن شریف حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی معروف عالم دین حضرت مولانا مفتی رشید احمد قادری مدظلہ نے فضائل قرآن مجید پر بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے، حضرت مفتی صاحب نے بڑے علمی انداز میں بیان فرمایا اور مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم ضرور دلوائیں یوں یہ خوبصورت پروگرام حضرت مفتی صاحب کی دعا پر ختم ہوا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں چونڈہ کی دینی شخصیات میاں عبدالغنی، محمد اشرف بٹ، محمد ارشد، حافظ محمد آصف، قاری محمد اشرف علی نے بھرپور تعاون کیا تربیتی کورس کی تمام نشستوں سے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد انور الفقر نے انجام دیے۔

حضرت مولانا فیض احمد صاحب کو صدمہ

استاذالعلماء حضرت مولانا فیض احمد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کی جواں سال شادی شدہ بیٹی منگل اور بدھ کی درمیانی شب دماغ کی شریان پھٹنے سے وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جو کہ مولانا کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے، مرحومہ کی دو بچیاں ہیں ایک کی عمر تین سال اور دوسری اس سے چھوٹی ہے، مرحومہ بہت ہی صالحہ خاتون تھیں ہر کام کے لئے مولانا سے مشورہ کرتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں، مولانا کے لئے بڑھاپے میں بہت بڑا صدمہ ہے۔ تمام قائدین، کارکنان اور مبلغین ختم نبوت حضرت مولانا فیض احمد صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

تمام قارئین ختم نبوت اور متعلقین ختم نبوت سے گزارش ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ مولانا اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ ضیاء الرحمٰن کی رحلت

ختم نبوت بہاولنگر کے بہترین کارکن حافظ ضیاء الرحمٰن صاحب کو دوران تدریس سینہ میں درد شروع ہوا حافظ صاحب درسگاہ سے مدرسہ کے دفتر تشریف لائے گاڑی کا انتظام کیا جا رہا تھا کہ حافظ صاحب خالق حقیقی سے جا ملے (انا للہ وانا الیہ راجعون) حافظ صاحب کی عمر تقریباً ۴۰ سال کے قریب تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ تمام احباب بالخصوص مدارس عربیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ حافظ صاحب مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

تبصرہ کتب

نام کتاب: کفر سے اسلام تک

مصنف: مولانا محمد یونس سعد نیا ترووار

ضخامت: ۲۱۰ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: زمزم پبلیشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

مصنف نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے ہزاروں صفحات کھنگال کر یہ کتاب مرتب کی ہے، جس میں تقریباً ۵۰ نومسلم افراد کے قبول اسلام کے حالات و واقعات کو قلم بند کیا ہے، جنہیں پڑھ کر ہر قاری کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے، مصنف نے کتاب کی ابتداء تمرکاً دو جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہما کے حالات سے کی ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر بے پناہ سختیاں برداشت کیں، اس کے بعد مختلف مذاہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے ایسے نامور افراد کے حالات و واقعات کو درج کیا ہے، جنہوں نے صدق دل سے اسلام قبول کیا۔ اور پھر مشکل سے مشکل ترین حالات کا مقابلہ کر کے اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے، اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب انتہائی لاجواب ہے۔ کتابت، طباعت اور جلد بندی اعلیٰ ذوق کا مظہر ہے، امید ہے کہ قارئین اس کی قدردانی کریں گے اور کتاب مطالعہ سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے لوگوں کی ہدایت، مصنف اور جملہ معاونین کی نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

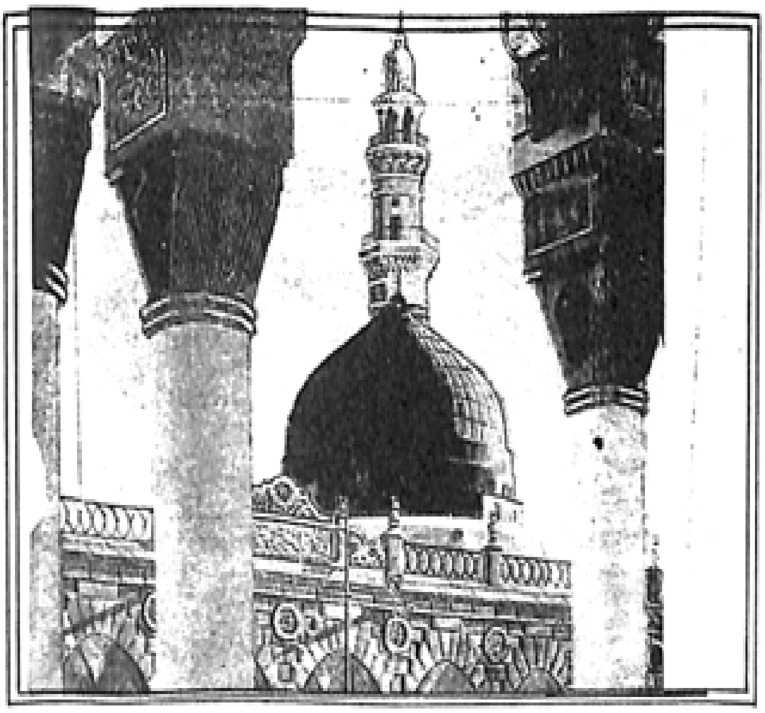

قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد مراد صاحب شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ منزل گاہ، قاری خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد بندر روڈ، آغا سید محمد شاہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، قاری عبدالحفیظ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، ڈپٹی محمد رضوان کی کوششوں سے ایک قادیانی نوجوان سعید احمد ولد عبدالوہاب ساکن عزیز آباد سکھر نے شیخ الحدیث مولانا محمد مراد صاحب ہالیجوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ:

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے مندرجہ ذیل گواہان کے روبرو بقائمی ہوش و حواس، بغیر کسی دباؤ و لالچ، جبر و اکراہ کے اپنی رضا و رغبت اور پوری آزادی کے ساتھ حلفیہ بیان دیتے ہوئے کھلا اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرتا ہوں اور میں قبول اسلام کے ساتھ اس بات کی حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک ہے اور وہی معبود برحق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور ان کے بعد تا قیامت کسی کو تشریعی، غیر تشریعی اور ظلی، بروزی کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی۔ میں عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل ایمان اور یقین صادق کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص عقیدۂ ختم نبوت کا انکار یا دعوائے نبوت کرے خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ تاویل کے ساتھ ایسا شخص، زندیق، کافر مرتد خارج از اسلام ہے۔

میں قادیانیت سے برأت کے بعد اس عقیدے کا اظہار کرنا ضروری اور اپنے ایمان کا اہم جزو سمجھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی، ملعون، کذاب، دجال، کافر، مرتد اور زندیق تھا اور وہ اپنے دعوائے مجددیت، مہدویت، مسیحیت، نبوت و رسالت میں سراسر جھوٹا تھا اور اس کو ماننے والے خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی، جو خود کو (احمدی کہتے ہیں) کافر، زندیق، مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ آج کے بعد میرا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا اور یہ بات بھی میرے ایمان کا حصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق امت محمدیہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوائے مسیحیت میں بالکل جھوٹا تھا۔ آخر میں پھر اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اپنی مرضی اور رغبت اور مکمل ہوشمندی کے ساتھ بغیر کسی جبر واکراہ لالچ اور دباؤ کے آج اس حلفیہ اقرار نامہ پر دستخط کر کے قادیانیت سے مکمل برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس نوجوان کے اسلام قبول کرنے کے عمل کو سراہا اور ثابت قدم رہنے کی دعا کی۔

جناب محمد شکیل شیخ صاحب کو صدمہ

قائدین ختم نبوت کا اظہار تعزیت

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی شوریٰ کے رکن حاجی فرزند علی مرحوم کی اہلیہ بقضائے الٰہی انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے آغا سید محمد امیر مجلس سکھر قاری خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد، قاری عبدالحفیظ صاحب، حاجی رشید احمد، حاجی احمد حسین، مولانا محمد حسین ناصر نے جناب محمد شکیل شیخ، محمد بلال شیخ، محمد زبیر شیخ سے تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔ دریں اثنا مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کے حکم پر مرکز کی طرف سے حضرت مولانا احمد میاں حمادی، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، رانا محمد انور، نے محترم شیخ محمد شکیل، شیخ محمد بلال کے گھر کراچی میں جا کر ان سے ان کی والدہ مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

دعائے مغفرت و ایصال ثواب کی اپیل

محترم حاجی فرزند علی مرحوم کی اہلیہ، محترم شیخ محمد شکیل، شیخ محمد بلال اور شیخ محمد زبیر کی والدہ کے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کے لئے جماعت کے رفقاء اور جماعت کے مدارس کے اساتذہ کرام قرآن خوانی کا اہتمام کریں۔ اس خاندان کا جماعتی اعتبار سے یہ ہم پر حق بنتا ہے۔

(جزاکم اللہ احسن الجزا)

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

سولہویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۵ اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9
9 ایچ زیڈ یو کے فون: 0207-737-8199